WATTAN
The Urdu Daily
روزنامہ
وطن
بڈگام

سوموار
01 جون 2026
MONDAY
01 JUNE - 2026

صفحہ 03 کینیڈی سینٹر کے بورڈ سے ٹرمپ کا نام ہٹانے کا حکم دے دیا

صفحہ 08 سوریہ ونشی کا کارنامہ،۴۴ گیندوں میں ہزار رن بنا ڈالے

The Urdu Daily WATTAN Budgam | RNI No. JKURD/2011/37141 | قیمت: 02 روپے | صفحات: 08 | شمارہ نمبر: 127 | جلد: 16

۱۱ اپریل سے جاری 'نشے سے پاک جموں وکشمیر 100 روزہ ہمہ گیر مہم'

50 دنوں کی ناقابل یقین کامیابیاں

1018 منشیات فروش گرفتار، 341 کلو گرام منشیات اور نشہ آور ادویات ضبط

زائد از 200 کروڑ مالیت کی جائیدادیں قرق و مسمار، 923 ایف آئی آر درج

سری نگر//۳۱ مئی //ریجے کے این ایس//11 اپریل 2026 کو لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا کی جانب سے مولانا آزاد اسٹیڈیم جموں سے اعلان کردہ 'نشے سے پاک جموں وکشمیر 100 روزہ مہم' کو منشیات کی اسمگلنگ اور منشیات کی دہشت گردی کیخلاف سب سے بڑا کریک ڈاؤن قرار دیا جارہا ہے، کیونکہ اس مہم کے 50 دنوں میں جموں وکشمیر پولیس نے اہم کامیابیاں حاصل کی ہیں، 100 روزہ مہم کے پہلے 50 دنوں میں 1,000 سے زیادہ منشیات اسمگلروں کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے جبکہ اس دوران مختلف مقامات سے 341 کلوگرام منشیات اور نشہ آور ادویات ضبط کی گئیں، اور ساتھ ہی منشیات فروشوں کی زائد از 200 کروڑ روپے مالیت کی غیر منقولہ جائیدادوں کو ضبط 102

جان ہیں تو جہاں ہیں

ملک کے عوام کو احتیاطی تدابیر پر عمل کرنا ہوگا

شدید گرمی سے نجات حاصل کرنے کیلئے وضع قواعد وضوابط پر من وعن عمل کرنی ہوگی/ وزیر اعظم

سرینگر// 31 مئی //اے پی آئی//شدید گرمی سے نجات حاصل کرنے، زیادہ پانی پینے، دھوپ نکلنے سے احتیاط برتنے، سرکاری ہدایات پر عمل کرنے، آم کی مختلف اقسام اور عالمی مقبولیت کے مشروبات اور دیگر نسخے لوگوں کو آزمانے کا مشورہ دیتے ہوئے وزیر اعظم نے لوگوں سے تلقین کی کہ وہ اپنے صحت کا خاص خیال رکھیں۔اے پی آئی نیوز کے/103

کشمیر کے مختلف علاقوں میں غرق آبی کے دلخراش حادثات رونما

کمسن سمیت 2 لقمہ اجل، ایک کو بچالیا گیا، ایک کی تلاش جاری

سری نگر// 31 مئی //کے این ایس//وادی کشمیر کے مختلف علاقوں میں پانی میں ڈوبنے کے 3 الگ الگ واقعات رونما ہوئے ہیں جس دوران 2 افراد لقمہ اجل بن گئے جبکہ ایک کو بچا لیا اور ایک کی تلاش جاری ہے۔ ان حادثات کے رونما ہونے کی خبریں ان کے آبائی علاقوں میں پھیلنے کے ساتھ ہی قیامت صغریٰ بپا ہوا تھا۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق مشہور صحت افزا مقام پہلگام میں اتوار کے روز ایک انتہائی افسوسناک اور دل/101

جنرل راجہ سبرامانی بنے

ہندوستان کے تیسرے چیف آف ڈیفنس اسٹاف

ملک کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کا تحفظ ہمارا عہد

سری نگر//۳۱ مئی //ریجے کے این ایس//جنرل این ایس راجہ سبرامانی، جو بڑے پیمانے پر پاکستان اور چین کے ماہر کے طور پر جانے جاتے ہیں، نے اتوار کو ہندوستان کے نئے چیف آف ڈیفنس اسٹاف کے طور پر چارج سنبھال لیا ہے۔ جس کے پاس پرائمری مینڈیٹ کیساتھ ملٹری تھیٹرائزیشن کے مہتواکانکشی منصوبے کو نافذ کرنے اور سہ فریقی خدمات کے تعاون کو تقویت دی جائے گی۔ انہوں نے جنرل انیل چوہان کی جگہ لی، جنہوں نے ہفتے کے روز ملک کے سب سے سینئر فوجی کمانڈر کی حیثیت سے اپنی مدت ملازمت مکمل کرنے کے بعد دستخط کئے تھے۔ جے کے این ایس مانٹرینگ ڈیسک کے مطابق سابق وائس چیف آف آرمی سٹاف، جنرل این ایس راجہ سبرامانی/104

سپیکر نے چلیان میں این ٹی پی ایچ سی کا اِفتتاح کیا

ترقی کیلئے حکومت کے عزم کا اعادہ کیا

بڈگام//انفو//سپیکر جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی عبدالرحیم راتھر نے مقامی صحت کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کی جانب ایک اہم پیش رفت میں آج چرارشریف حلقہ انتخاب کے چلیان علاقے میں نیو ٹائپ پرائمری ہیلتھ سینٹر (این ٹی پی ایچ سی) کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ سپیکر نے اس بات پر زور دیا کہ این ٹی پی ایچ سی علاقے میں طبی خدمات کو نمایاں طور پر بہتر بنائے گا اور معیاری صحت سہولیت براہ راست مقامی آبادی کی دہلیز تک پہنچائے گا۔ انہوں نے افتتاح کے بعد ایک بڑے عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حکومت کی جاری ترقیاتی کامیابیوں اور عوامی فلاحی اقدامات کو اُجاگر کیا جن کا مقصد خطے کے سماجی و اقتصادی منظرنامے میں مثبت/105

ایل او پی کا وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ پر سخت حملہ

کسی بھی نچلی حیثیت کو قبول کریں گے،

اقتدار نہیں چھوڑیں گے: سنیل شرما

سری نگر// 31 مئی //کے این ایس//جموں وکشمیر اسمبلی میں قائد حزب اختلاف سنیل کمار شرما نے اتوار کو وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ پروٹوکال برقرار رہے یوٹی سے کم حیثیت کو تسلیم کریں گے۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق اتوار کو سرینگر میں میڈیا نمائندوں کے ساتھ بات چیت کے دوران سنیل شرما نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ یونین ٹیریٹری سے بھی کم درجہ قبول کر سکتے ہیں بشرطیکہ ان کا پروٹوکال برقرار رہے۔ شرما نے کہا، "اگر جموں وکشمیر کو بل کونسل کی سطح تک گھٹا دیا جائے اور عمر عبداللہ کو ایگزیکٹو کونسلر بنا دیا جائے، تب بھی وہ استعفیٰ نہیں دیں گے۔ عبداللہ خاندان نے کبھی بھی اقتدار چھوڑنے کا کوئی رجحان نہیں دکھایا۔ بی جے پی لیڈر نے/106

خواتین کے آنسوؤں میں پوشیدہ طاقت

تحریر۔۔۔
سید عاصم محمود

یہ روزمّرہ کا مشاہدہ ہے کہ جب میاں بیوی لڑ بیٹھیں، بچوں کے مابین جھگڑا ہو جائے یا لڑکیوں کی تو تو میں میں ہونے لگے اور اس دوران ایک فریق آنسو بہاتے رونے لگے تو معاملہ عموماً ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ آنسو دیکھ کر دوسرے فریق میں جارحیت کے جذبات سرد پڑ جاتے ہیں اور وہ روتے شخص سے کسی حد تک ہمدردی محسوس کرتا ہے۔

البتہ پتھر دل لوگ اس حالت میں بھی آنسو بہاتے فریق پہ رحم نہیں کھاتے اور اسے اپنے واروں کا نشانہ بناتے ہیں۔ گویا کہا جا سکتا ہے کہ جو انسان آنسو بہاتے مرد، عورت یا بچے پہ رحم نہ کھائے، خصوصاً جب وہ بے قصور بھی ہوں، تو اسے سنگدل و ظالم کہا جائے گا۔ معنی یہ کہ قاتل و شقی القلب لوگوں کی خاص پہچان یہ ہے کہ وہ معصوم انسانوں کے آنسوؤں کی بھی پروا نہیں کرتے۔ حالانکہ انہی آبی قطروں کے بارے میں ممتاز بھارتی شاعر، بشیر بدر کا شعر ہے:

اُس نے چھو کر مجھے پتھر سے پھر انسان کیا
مدتوں بعد میری آنکھوں میں آنسو آئے

اردو شاعری میں آنسوؤں کی بڑی اہمیت ہے۔ وجہ یہ کہ آنسو صرف آنکھوں نے بہنے والا پانی نہیں بلکہ اس کے پیچھے کبھی دکھ، تکلیف، غم اور کبھی آرام و خوشی کے جو متضاد جذبے پوشیدہ ہوتے ہیں، وہ ان بظاہر معمولی آبی قطروں کو نہایت اہم بنا دیتے ہیں۔ آنسوؤں کا تذکرہ استاذ شعرا نے اپنے مشہور اشعار میں کیا ہے۔ مثلاً ایک اور منفرد بھارتی شاعر، وسیم بریلوی کا یہ شعر ملاحظہ فرمائیے:

ویسے تو ایک آنسو ہی بہا کر مجھے لے جائے
ایسے کوئی طوفان ہلا بھی نہیں سکتا

یہ تو تھا آنسوؤں کے جذباتی اثر کا جائزہ، اب سائنس نے دریافت کیا ہے کہ خصوصاً خواتین کے جذباتی آنسو مردوں کی حس شامعہ یعنی سونگھنے کی قوت پر بھی مثبت اثرات مرتب کرتے ہیں۔ یہ دلچسپ انکشاف امریکا کی ڈیوک یونیورسٹی میں ہوئے تجربات سے سامنے آیا۔

ان تجربوں کی روداد پڑھنے سے قبل یہ انوکھی بات جان لیجیے کہ یہ **1872**ء کی بات ہے جب ممتاز برطانوی سائنس داں، چارلس ڈارون کی تیسری کتاب ''انسان اور حیوانات میں جذبات کا اظہار'' (**theofExpressionThe and Man in Emotions Animals**) شائع ہوئی۔ اس کتاب کا موضوع انسانوں کی وہ عادات اور رویّے ہیں جو بقول چارلس ڈارون کے جانوروں سے لیے گئے، مثلاً حیرت زدہ ہو کر بھونیں اچکانا یا جارحیت کے وقت دانت دکھانا۔ اسی کتاب میں ڈارون لکھتا ہے: ''میرے نزدیک انسان میں آنسوؤں کا بہنا عجوبہ ہے۔ وہ یقیناً آنکھیں نم رکھتے ہیں، مگر ان کا مجھے صرف یہی فائدہ نظر آتا ہے۔ ویسے وہ بے فائدہ ہیں۔''

پچھلے ڈیڑھ سو برس کے دوران مگر سائنس دانوں نے آنسوؤں کے کافی فوائد دریافت کر لیے ہیں اور یوں ڈارون کا خیال غلط ثابت ہو گیا۔ اب ڈیوک یونیورسٹی کے سائنس داں ایک اور فائدہ سامنے لے آئے ہیں۔

یاد رہے، انسان سمیت کئی جانوروں کی آنکھوں میں ''اشکی غدود'' (**glands lacrimal**) پائے جاتے ہیں۔ یہی غدود آنسو پیدا کرتے ہیں۔ آنسوؤں کی تین اقسام ہیں اور ہر قسم کی ہیئت و ماہیت مختلف ہوتی ہے۔ آنسو بہر حال پانی، چکنائی، پروٹین، نمکیات، تیزابوں اور ضد جسم (**antibodies**) کا مجموعہ ہوتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ایک سال کے دوران ہر انسان **15** سے **30** گیلن آنسو پیدا کرتا ہے۔

اکثر ممالیہ جانور آنسو بہاتے ہیں۔ اکیسویں صدی کے اوائل میں جاپانی ماہرین نے دریافت کیا کہ چوہوں کے آنسوؤں میں ایسے کیمیکل پائے جاتے ہیں جو جارح مزاج چوہوں میں جارحیت کم کرتے ہیں۔ معنی یہ کہ جب جارح مزاج چوہے کسی چوہیا یا چوہے کے آنسو سونگھ لیں تو ان میں جارحانہ رویّہ ماند پڑ جاتا ہے۔ گویا اس اعتبار سے چوہوں کی دنیا میں آنسو لڑائی جھگڑا ختم کر کے امن و امان قائم کرنے میں کام آتے ہیں۔

گویا ممالیہ میں آنسوؤں کا شاید اہم ترین فریضہ یہ ہے کہ وہ فریقین میں جنگ ختم کرا کے امن بحال کر دے۔ یہ تبدیلی اس لیے ظہور پذیر ہوتی ہے کہ آنسو اپنے اندر ایسے کیمیکل رکھتے ہیں جو جانور کے دماغ میں اُن حصّوں کو فعال و متحرک کر دیتے ہیں جو جارحانہ رویّہ قابو کرتے اور اس کو دباتے ہیں۔ مزید تحقیق سے انکشاف ہوا کہ کمزور اندھے موش نما چوہے (**rat-mole Blind**) جب طاقتور اور جارح چوہوں سے محفوظ رہنا چاہیں تو وہ آنسوؤں ہی کا سہارا لیتے ہیں۔ جب بھی کوئی تگڑا چوہا ان پہ حملہ کرے، وہ آنسو بہا کر اس موذی کا دل پسیج دیتے اور یوں اس کی گرفت سے بچ نکلتے ہیں۔

ڈیوک یونیورسٹی کے محقق، پروفیسر نوم سوبل اور ان کے ساتھیوں کو یقین تھا کہ انسانی آنسوؤں میں بھی ایسے کیمیکل موجود ہوں گے جو دوسروں میں جارحیت کم کر کے انھیں اعتدال کی حالت میں لے آئیں۔ انہی کیمیائی مادوں کو تلاش کرنے کے لیے انھوں نے ایک تجربہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ ٹیم نے سب سے پہلے رضا کار خواتین کو ایسی جذبات انگیز فلمیں اور ڈرامے دکھائے جنھیں دیکھ کر وہ جذباتی آنسو بہانے لگیں۔ یہ آنسو ٹیم نے محفوظ کر لیے۔

خواتین کے آنسو اس لیے جمع کیے گئے کہ **2011**ء میں مشہور سائنسی رسالے، سائنس میں امریکا میں ہوئی ایک تحقیق کے نتائج شائع ہوئے تھے۔ اس تحقیق نے افشا کیا تھا کہ جب خواتین کے آنسو مردوں کو سونگھائے گئے تو ان میں ٹیسٹوسٹیرون کی پیداوار کم ہو گئی۔ یہی ہارمون مردوں کو برانگیختہ کرتا ہے۔ ہارمون کی مقدار کم ہونے سے ان میں جوش بھی ماند پڑ گیا۔

اب مردوں میں تجربے کی باری آئی۔ ان کے دو گروہ بنا کر انھیں دو سیال سونگھائے گئے... ایک سیال مادہ تو نمکین پانی پہ مشتمل تھا۔ اور دوسرا سیال خواتین کے آنسوؤں والا تھا۔ مرد ان سیالوں میں کوئی تمیز نہیں کر سکتے تھے کہ یہ بغیر بو کے ہوتے ہیں۔ ان مردوں کو پھر ایک ایسی کمپیوٹر گیم کھلائی گئی جس میں جیت کے لیے جوشیلے و جارحیت پسند کھیل کی ضرورت تھی۔

اس کھیل کے دوران ماہرین نے مردوں کے دماغوں میں ایسے خصوصی آلات فٹ کر دیئے جو ان کی دماغی سرگرمی نوٹ کر سکتے تھے۔ اس انوکھے تجربے کا نتیجہ یہ سامنے آیا کہ جن مردوں نے خواتین کے جذباتی آنسو سونگھے تھے، ان میں جارحیت کا عنصر ''**44** فیصد'' یعنی تقریباً نصف حد تک کم ہو گیا۔ جن مردوں نے نمکین پانی سونگھا تھا، ان کے جارحانہ روّیے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ انھی جارحانہ مزاج مردوں نے بیشتر مقابلے جیت لیے، تاہم ان کے مدمقابلوں نے شکست میں زیادہ پژمردگی محسوس نہیں کی۔ یقیناً یہ جذبہ بھی خواتین کے جذباتی آنسو سونگھنے کی وجہ سے پیدا ہوا۔

یہ انوکھا تجربہ اس لحاظ سے کامیاب رہا کہ سائنس داں جان گئے، انسان کے آنسوؤں میں بھی ایسے کیمیکل موجود ہیں جو انھیں سونگھنے والے انسانوں میں جارحانہ رویّہ کم کر دیتے ہیں۔ تجربے کی کامیابی سے سبھی ماہرین بہت خوش ہوئے کیونکہ انھوں نے انسانی آنسوؤں کا ایک اور فائدہ دریافت کر لیا تھا۔ مگر پھر انھیں ایک نئے مسئلے کا سامنا کرنا پڑا۔

سائنس داں جانتے ہیں کہ چوہوں کی ناک میں ایک عضو ہوتا ہے جسے ''ومیرو ناسل آرگن'' (**organ vomeronasal**) کہتے ہیں۔ چوہوں کے آنسوؤں میں موجود کیمیکل یہی عضو شناخت کر کے چوہے کے دماغ تک پہنچاتا ہے۔ انسانوں کی ناک میں یہ عضو موجود نہیں، تو پھر مردوں نے خواتین کے جذباتی آنسو کیونکر سونگھ کر اپنی جارحیت کم کر لی؟ ماہرین کو یقین ہو گیا کہ انسانی ناک میں ضرور ایسے شمّی آخذے (**receptors olfactory**) موجود ہوں گے جنھوں نے خواتین کے جذباتی آنسوؤں میں بستے کیمیائی مادے کیچ کر لیے۔

واضح رہے، ہماری جلد، آنکھوں، ناک، کانوں، زبان وغیرہ کے خلیوں میں یہ آخذے پائے جاتے ہیں جو پروٹینی مادے سے بنتے ہیں۔ انہی آخذوں کی مدد سے ہماری چھونے کی حس کام کرتی ہے۔ جب بھی کوئی مرئی یا غیر مرئی شے ان آخذوں سے ٹکرائے تو وہ برقی سگنلوں کی صورت اس کی معلومات دماغ کی طرف روانہ کر دیتے ہیں۔

ہماری ناک میں ایسے **62** شمّی آخذے پائے جاتے ہیں جو مختلف کام انجام دیتے ہیں۔ جب لیبارٹری میں ان آخذوں سے انسانی آنسو مس کیے گئے تو چار آخذے متحرک ہو گئے۔ گویا اس تجربے نے افشا کر دیا کہ انسانی ناک میں چار ایسے آخذے ملتے ہیں جو انسانی آنسوؤں کے کیمیکل پکڑ کر ان کی معلومات دماغ تک پہنچاتے ہیں۔ اب تحقیق کا اگلا مرحلہ یہ راز جاننا تھا کہ دماغ کے کون سے حصے اس معلومات کو برتتے یعنی پروسیس کرتے ہیں۔

قبل ازیں بتایا گیا کہ کمپیوٹری گیم کھیلنے کے دوران مردوں کے دماغ میں خصوصی آلات لگا دیئے گئے تھے۔ مدعا یہ تھا کہ ان کی دماغی سرگرمی نوٹ کی جا سکے۔ اب یہی سرگرمی اگلے مرحلے کا راز حل کرنے میں کام آئی۔

ماہرین نے جب اس سرگرمی کا مطالعہ کیا تو ایک عجب انکشاف ہوا۔ وہ یہ کہ جن مردوں نے خواتین کے جذباتی آنسو سونگھے تھے، ان کے دماغ میں دو حصوں ''پری فرنٹل کورٹیکس'' (**prefrontal cortex**) اور ''انٹیریئر انسولا'' (**insulaanterior**) میں سرگرمیاں سست پڑ گئیں... اور یہ دونوں حصّے انسان میں جارحیت کو جنم دیتے اور اسے بڑھاتے ہیں۔ یوں انسانی آنسوؤں سے متعلق آخری عقدہ بھی حل ہو گیا۔

دوران تجربہ محققین نے تقریباً **1.5** ملی لیٹر آنسو فی مرد استعمال کیے۔ پورے مطالعے میں **160** ملی لیٹر سے زیادہ جذباتی آنسو درکار تھے۔ انہیں چھبیس سالہ خواتین رضا کاروں سے تقریباً **125** سیشنوں کے دوران جمع کیا گیا۔ یہ خواتین آسانی سے رونے کی صلاحیت کے باعث منتخب ہوئی تھیں۔

پروفیسر نوم سوبل کہتے ہیں: ''ہم نے اپنے تجربات سے دنیا والوں کو دکھایا ہے کہ خواتین اور مردوں و بچوں کے آنسو بھی دوسرے انسانوں میں جارحیت کم کرنے والے کیمیکل رکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ یہ دماغی سرکٹ بھی تبدیل کرنے کی قوت رکھتے ہیں۔ یہ نتائج بتاتے ہیں کہ آنسو ایک کیمیائی ڈھال ہے جو جارحیت کے خلاف انسان و حیوان کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ یہ اثر چوہوں، انسانوں اور شاید دوسرے ممالیہ میں عام ہے۔ درحقیقت حالیہ تحقیق سے پتا چلا ہے کہ کتے بھی جذباتی آنسو بہاتے ہیں۔ تاہم اس بات کا تعین کرنے کے لیے مزید تحقیق کی ضرورت ہے کہ آیا ان آنسوؤں میں بھی کیمیائی اشارے پوشیدہ ہوتے ہیں جنھیں دوسرے کتے یا انسان جان لیں۔''

انسانی آنسو کی تین اقسام

(**1**) باسل آنسو (**tears Basal**)... یہ آنسو ہماری آنکھوں کے قرنیے کو مسلسل نم رکھتے ہیں تاکہ وہ اپنے کام بخیر و خوبی انجام دیتا رہے۔ یہ آنکھوں کو مٹی، گرد اور دیگر بیرونی اشیا سے بھی محفوظ رکھتے ہیں۔ یہ جراثیم مارنے والے کیمیائی مادے بھی رکھتے ہیں۔ عمر بڑھنے کے ساتھ باسل آنسوؤں کی پیدائش کم ہو جاتی ہے۔

(**2**) ریفلیکس آنسو (**Reflex tears**)... جب آنکھوں میں کوئی بیرونی شے یا کیمیائی مادے داخل ہو جائیں تو انھیں نکال باہر کرنے کی خاطر آنکھیں ریفلیکس آنسو خارج کرتی ہیں۔ جب ہم پیاز کاٹتے ہیں تو یہی آنسو نکلتے ہیں تاکہ آنکھوں کو محفوظ رکھ سکیں۔ آنسو گیس، کھانسی، چھینک، قے آنے، چمک دار روشنی دیکھنے، مرچیں کھانے وغیرہ کے ردعمل سے بھی یہی آنسو نکلتے ہیں۔

(3) جذباتی آنسو (tearsEmotional)... یہ وہ آنسو ہیں جو انسان رونے کے دوران بہاتا ہے۔ تاہم ہنسی یا قہقہے کی حالت میں بھی یہ آنسو نکل سکتے ہیں۔ یہ آنسو غم، خوشی، صدمہ، لطف، غصے، جسمانی یا ذہنی تکلیف جیسے متناقص انسانی جذبوں اور رویّوں سے وابستہ ہیں۔ بعض جانور بھی یہ آنسو بہا سکتے ہیں۔

امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ بندی میں توسیع اور نئے سرے سے جوہری مذاکرات شروع کرنے پر عارضی معاہدہ

نئی دہلی (ایم این این): امریکی حکام اور میڈیا رپورٹس کے مطابق، امریکہ اور ایران کے درمیان موجودہ جنگ بندی میں ۶۰ دنوں کی توسیع اور تہران کے جوہری پروگرام پر مذاکرات کا ایک نیا دور شروع کرنے کیلئے ایک عارضی معاہدہ طے پایا ہے۔ ایرانی حکام کا کہنا ہے کہ یادداشت تفاہم (MoU) مسودے کو ابھی حتمی شکل نہیں دی گئی ہے، دوسری طرف امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے بھی ابھی تک اس کیلئے حتمی منظوری نہیں دی ہے۔ اس سے قبل، امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے جمعرات کی شام کو تصدیق کی تھی کہ مذاکرات کاروں نے نمایاں پیش رفت کی ہے لیکن مزید بتایا تھا کہ یہ ابھی تک غیر واضح ہے کہ آیا ٹرمپ بالآخر اس معاہدے پر دستخط کریں گے یا نہیں۔ وینس نے صحافیوں کو بتایا کہ "ہم زبان کے چند نکات پر بحث و تکرار کر رہے ہیں۔" انہوں نے کہا کہ ایران کے افزودہ یورینیم کے ذخیرے اور مستقبل میں یورینیم کی افزودگی کی سرگرمیوں پر بات چیت جاری ہے۔ غیر ملکی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق، عارضی معاہدے کے تحت ایران کو ۳۰ دنوں کے اندر آبنائے ہرمز سے تمام بارودی سرنگیں ہٹانا ہوں گی اور آبی گزرگاہ سے گزرنے والے بحری جہازوں پر ٹول ٹیکس لگانے سے گریز کرنا ہوگا۔ اس کے بدلے، امریکہ ایرانی بندرگاہوں پر اپنی بحری ناکہ بندی کو بتدریج کم کرے گا اور تہران پر پابندیوں میں نرمی لائے گا، جس سے ایران کے تیل کی برآمدات میں اضافہ ہو سکے گا۔ جاری مذاکرات کے باوجود، امریکی محکمہ خزانہ نے ایرانی فوج کے تیل کی فروخت کے نیٹ ورک کو نشانہ بناتے ہوئے اضافی پابندیوں کا اعلان کیا۔ مرکزی حل طلب مسائل میں سے ایک ایران کا انتہائی افزودہ یورینیم کا ذخیرہ ہے۔ بین الاقوامی تخمینوں کے مطابق، ایران کے پاس ۶۰ فیصد پاکیزگی تک افزودہ کیا گیا تقریباً ۴۴۰.۹ کلوگرام یورینیم موجود ہے، جو جوہری ہتھیار بنانے کے قابل مواد کے انتہائی قریب ایرانی میڈیا نے ان رپورٹس کی تردید کی ہے جن میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ معاہدہ پہلے ہی مکمل ہو چکا ہے۔ ایرانی مذاکراتی ٹیم کے قریبی ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے، تسنیم نیوز ایجنسی نے رپورٹ کیا کہ معاہدے کا متن ابھی زیر بحث ہے اور اسے حتمی شکل نہیں دی گئی ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ ایران نے پاکستانی ثالثوں کو یہ اطلاع نہیں دی ہے کہ معاہدہ مکمل ہو چکا ہے۔ مذاکرات مکمل ہونے کے بعد تہران کی طرف سے باضابطہ طور پر کوئی بھی اعلان کیا جائے گا۔

امریکہ: دو سال میں سرمایہ کاری میں بدعنوانی، دھوکہ دہی میں ۸۷/ فیصد اضافہ: رپورٹ

نئی دہلی (ایم این این): ایف بی آئی کی رپورٹ کے مطابق صرف ۲/ سال کے دوران سرمایہ کاری اسکیموں کے ذریعے ہونے والا فراڈ ۸۷/ فیصد بڑھ گیا ہے جس کے نتیجے میں شہریوں کے اربوں ڈالرز لٹ چکے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ۲۰۲۳ء میں سرمایہ کاری فراڈ سے ۴/ اعشاریہ ۶/ ارب ڈالرز کا نقصان ہوا تھا جو ۲۰۲۵ء میں بڑھ کر ۸/ اعشاریہ ۶ ارب ڈالرز تک پہنچ گیا۔ اسی دوران جعلی تکنیکی مدد اور کسٹمر سپورٹ فراڈ میں ۱۳۱/ فیصد اضافہ درج کیا گیا جس سے ۲/ اعشاریہ ایک ارب ڈالرز کا نقصان ہوا۔ اس کے علاوہ لاٹری، انعامی اسکیم اور وراثتی دھوکہ دہی کے معاملات بھی تیزی سے بڑھے ہیں جہاں نقصان ۹۴/ ملین ڈالرز سے بڑھ کر ۱۹۴/ ملین ڈالرز تک پہنچ گیا ہے۔ مزید برآں رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۶۰/ سال سے زائد عمر کے افراد سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں جنہوں نے صرف سرمایہ کاری فراڈ میں ۳/ اعشاریہ ۵/ ارب ڈالرز سے زیادہ گنوائے تاہم اب نوجوان سرمایہ کار بھی جعلی شیئر تجاویز، فرضی منصوبوں اور دھوکہ دہی پر مبنی سرمایہ کاری اسکیموں کا شکار بن رہے ہیں۔ دی نیوز انٹرنیشنل کی رپورٹ میں شامل کی گئی ماہرین کی رائے کے مطابق یہ بدعنوان عموماً سوشل میڈیا پیغامات، ای میل یا فون کالز کے ذریعے رابطہ کرتے ہیں

اسرائیلی ہوائی اڈے پر امریکی طیاروں کی موجودگی سے محکمہ کو 248 ملین ڈالر کا نقصان

نئی دہلی (ایم این این): اسرائیلی حکام نے جمعرات کو بتایا کہ بین گوریون ایئرپورٹ پر امریکی فوجی طیاروں کی موجودگی کی وجہ سے گزشتہ دو ماہ میں ایئرپورٹ اتھارٹی کو ۲۴۸/ ملین ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر یہ صورتحال جاری رہی تو یہ اعداد و شمار اربوں تک جا سکتے ہیں۔ اسرائیل ایئرپورٹ اتھارٹی کی ڈائریکٹر جنرل شیرون کیدمی کے مطابق، بین گوریون ایئرپورٹ اس وقت صرف ایک تہائی صلاحیت کے ساتھ کام کر رہا ہے کیونکہ یہاں درجنوں امریکی ٹینکر طیارے موجود ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایئرپورٹ کی تقریباً ۷۰/ فیصد سرگرمیاں محدود کر دی گئی ہیں۔ بعد ازاں کیدمی نے خبردار کیا کہ آنے والے دنوں میں مزید پروازیں منسوخ کی جا سکتی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اس سال ۱۸/ ملین مسافروں کی توقع تھی، لیکن اب اندازہ ہے کہ یہ تعداد ۱۵/ ملین سے تجاوز نہیں کرے گی۔ اس کے علاوہ غیر ملکی ایئرلائنز کی واپسی بھی ممکن نہیں، اور اس کے سبب ۳۰/ لاکھ تک مسافر متاثر ہو سکتے ہیں۔ اس سے قبل اسرائیلی میڈیا نے سول ایوی ایشن اتھارٹی کے سربراہ شموئیل ذاکائی کے حوالے سے بتایا تھا کہ "بین گوریون محدود شہری پروازوں کے ساتھ ایک فوجی ہوائی اڈے میں تبدیل ہو گیا ہے۔" واضح رہے کہ ۲۸/ فروری کو امریکہ اور اسرائیل نے مشترکہ طور پر ایران پر حملہ کر دیا تھا،

امریکی قانون کے برخلاف صدر ٹرمپ کی تصویر ڈالر پر چھاپنے کی تیاریاں

نئی دہلی (ایم این این): امریکی قانون کے برخلاف صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی تصویر کرنسی نوٹ (ڈالر) پر چھاپنے کی تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق امریکہ میں کرنسی نوٹ (ڈالر) پر صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی تصویر چھاپنے کی تیاریاں کر لی گئی ہیں اور امریکی وزیر خزانہ نے ۲۵۰/ ڈالر کے نئے نوٹ پر ٹرمپ کی تصویر چھاپے جانے کی تصدیق کر دی ہے۔ رپورٹ کے مطابق امریکی آزادی کے ۲۵۰/ سال مکمل ہونے پر دستاویزی نوٹ جاری کرنے کی منصوبہ بندی ہے اور امریکی تاریخ میں ایک صدی سے زائد عرصے بعد پہلی بار کسی زندہ شخص کی تصویر نوٹ پر چھپے گی۔

عالمی سطح پر سی ای اوز کی تنخواہوں میں ریکارڈ اضافہ، عام ملازمین سے فرق مزید بڑھا

نئی دہلی (ایم این این): میں دنیا بھر کی بڑی کمپنیوں کے اعلیٰ ترین عہدیداروں کی تنخواہوں میں ایک بار پھر غیر معمولی اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جس سے کارپوریٹ قیادت اور عام کارکنوں کے درمیان موجود معاشی خلیج مزید وسیع ہو گئی۔ عالمی معیشت اگرچہ مہنگائی، جغرافیائی کشیدگی، سپلائی چین کے مسائل اور بڑھتی ہوئی زندگی کی لاگت جیسے چیلنجز سے نبرد آزما رہی، لیکن بڑی کمپنیوں کے سی ای اوز کی آمدنی میں مسلسل اضافہ جاری رہا۔ بین الاقوامی تنظیموں آکسفیم اور انٹرنیشنل ٹریڈ یونین کنفیڈریشن کے مشترکہ تجزیے کے مطابق ۳۳/ ممالک کی ۱۵۰۰/ بڑی کمپنیوں کے سی ای اوز کا اوسط سالانہ معاوضہ ۲۰۲۵ء میں ۴،۸/ ملین ڈالر تک پہنچ گیا، جو ۲۰۲۴ء کے ۶،۷/ ملین ڈالر کے مقابلے میں تقریباً ۱۱/ فیصد زیادہ ہے۔ اس کے برعکس دنیا بھر میں کارکنوں کی حقیقی اجرت میں اوسط اضافہ محض ۰،۵/ فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق عالمی سطح پر ایک عام کارکن کو اتنی آمدنی حاصل کرنے کے لیے تقریباً ۴۹۰/ سال کام کرنا پڑے گا جتنی ایک بڑے کارپوریٹ ادارے کا سی ای او صرف ایک سال میں حاصل کرتا ہے۔ مزید تشویشناک بات یہ ہے کہ ۲۰۱۹ء سے ۲۰۲۵ء کے درمیان عالمی سطح پر حقیقی مزدوری آمدنی میں ۱۲/ فیصد کمی واقع ہوئی، جبکہ اسی عرصے میں سی ای اوز کے معاوضوں میں ۵۴/ فیصد اضافہ ہوا۔ دنیا کی مختلف معیشتوں میں سی ای او اور کارکن کی تنخواہ کے درمیان فرق بھی نمایاں رہا۔ امریکہ میں یہ تناسب تقریباً
□ 265:1 ہندوستان میں
□ 229:1 برطانیہ میں
□ 201:1 جنوبی افریقہ میں
180:1 اور نیدرلینڈز میں
171:1 ریکارڈ کیا گیا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ معاشی ترقی کے ثمرات بڑی حد تک کارپوریٹ قیادت اور سرمایہ کاروں تک محدود ہو رہے ہیں

امریکی ویزا کے "انتظار کے اوقات" میں ریکارڈ اضافہ

نئی دہلی (ایم این این): امریکہ جانے، وہاں ملازمت جاری رکھنے یا اپنے ویزوں کی تجدید کرانے کے خواہش مند افراد کے لیے ۲۰۲۶ء ایک غیر معمولی طور پر مشکل سال بن گیا ہے۔ امیگریشن ماہرین کا کہنا ہے کہ امریکی ویزا نظام اس وقت گزشتہ کئی برسوں کی بدترین تاخیر کا شکار ہے اور اس صورتحال نے ہزاروں طلبہ، ملازمین، کاروباری افراد اور ان کے خاندانوں کو غیر یقینی صورتحال میں مبتلا کر دیا ہے۔ ہیوسٹن میں قائم امیگریشن لا فرم Ready Neumann Brown PC کے مطابق موجودہ بحران کسی ایک حکومتی فیصلے کا نتیجہ نہیں بلکہ متعدد پالیسی تبدیلیوں کے یکجا اثرات کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ گزشتہ ایک سال کے دوران امریکی محکمہ خارجہ، امریکی شہریت و امیگریشن سروسز (USCIS) اور قونصل خانوں کی جانب سے نافذ کی گئی نئی شرائط نے ویزا پروسیسنگ کے پورے نظام پر غیر معمولی دباؤ ڈال دیا ہے۔ قانونی ماہرین کے مطابق سب سے پہلی بڑی تبدیلی فروری ۲۰۲۵ء میں سامنے آئی جب امریکی محکمہ خارجہ نے انٹرویو ویور پروگرام، جسے عام طور پر "ڈراپ باکس" سسٹم کہا جاتا ہے، کی اہلیت میں نمایاں کمی کر دی۔ اس سے قبل ایسے افراد جن کے ویزا کی مدت ختم ہوئے ۴۸/ ماہ تک کا عرصہ گزر چکا ہوتا تھا، بغیر انٹرویو ویزا تجدید کرا سکتے تھے۔ تاہم نئی پالیسی کے تحت یہ مدت کم کر کے صرف ۱۲/ ماہ کر دی گئی۔ اس فیصلے کے نتیجے میں ہزاروں ایچ ون ویزا اور دیگر ویزا ہولڈرز، جو پہلے انٹرویو کے بغیر ویزا تجدید کرا سکتے تھے، دوبارہ ذاتی انٹرویو کی قطار میں شامل ہو گئے۔ اس اقدام نے دنیا بھر کے امریکی قونصل خانوں خصوصاً ہندوستان جیسے ممالک میں اپائنٹمنٹ کے نظام پر فوری دباؤ بڑھا دیا۔ اس کے بعد جولائی ۲۰۲۵ء میں ایک اور اہم اعلان کیا گیا اور ۲/ ستمبر ۲۰۲۵ء سے تقریباً تمام نان امیگرنٹ ویزا زمروں کے لیے ذاتی انٹرویو لازمی قرار دے دیا گیا۔ اس فیصلے کے تحت ۱۴/ سال سے کم عمر بچوں اور ۷۹/ سال سے زائد عمر کے افراد کے لیے بھی پہلے سے موجود چھوٹ ختم کر دی گئی۔

امریکی اسرائیلی جاسوس جوناتھن پولارڈ کا اسرائیل کو مصر اور ترکی پر حملے کا مشورہ

نئی دہلی (ایم این این): اسرائیلی-امریکی جاسوس جوناتھن پولارڈ نے مشورہ دیا ہے کہ اسرائیل مستقبل قریب میں مصر اور ترکی پر حملہ کر سکتا ہے۔ نیوز آؤٹ لیٹ اروتز شیوا کے پوڈ کاسٹ پر بات کرتے ہوئے، پولارڈ نے کہا کہ اسرائیل کو ایران کے بعد مشرق وسطیٰ میں مزید جنگوں کے لیے تیار رہنا ہوگا۔ اس نے کہا، "مجھے اتنا یقین نہیں ہے کہ ترکی کے ساتھ ہمارا اتنا آسان مقابلہ ہوگا جتنا ایران کے ساتھ رہا ہے۔ ہمیں اگلی جنگ کے لیے تیار رہنا ہوگا، جو شاید ترکی اور مصر کے خلاف ہوگی۔ طوفان آ رہا ہے۔" انہوں نے اسرائیل کو خبردار کیا کہ وہ شام میں ترکی کی حمایت یافتہ عبوری حکومت کو ان علاقوں پر دوبارہ قبضہ کرنے کی اجازت نہ دے جو اسرائیلی افواج کے قبضے میں ہیں، کیونکہ اس سے ترکی ہماری سرحد پر آ جائے گا۔ واضح رہے کہ پولارڈ نے ۱۹۸۴ء میں اسرائیل کو امریکی راز فراہم کرنے پر ۳۰/ سال جیل میں گزارے، اور ۲۰۱۵ء میں رہائی کے بعد امریکہ چھوڑ کر اسرائیل چلا گیا۔ اسرائیل میں رہائش اور شہریت حاصل کرنے کے بعد، پولارڈ قومی سلامتی کے وزیر اتامار بین گویر کا حامی اور دوست رہا ہے۔ اس کے علاوہ وہ اسرائیل کے ذریعے غزہ میں کی جارہی فلسطینیوں کی نسل کشی کا بھی حامی رہا ہے۔ حالانکہ مصر اور ترکی دونوں کے دہائیوں سے اسرائیل کے ساتھ خوشگوار تعلقات رہے ہیں،

کویت: موسم گرما کے پیش نظر سرکاری دفاتر کے اوقات کار ۶/ گھنٹے مقرر

نئی دہلی (ایم این این): کویت میں موسم گرما کے دوران سرکاری دفاتر کے اوقات کار کم کر دیئے گئے جس کے مطابق ملازمین کو یکم جون سے ۳۱/ اگست تک روزانہ صرف ۶/ گھنٹے ڈیوٹی کرنا ہوگی۔ کویت میں موسم گرما کے دوران سرکاری دفاتر کے اوقات کار کم کر کے روزانہ ۶/ گھنٹے مقرر کر دیئے گئے ہیں، نئے اوقات کار یکم جون سے ۳۱/ اگست ۲۰۲۶ء تک نافذ العمل رہیں گے۔ سرکاری اعلامیے کے مطابق دفاتر کے اوقات کار صبح اور شام دونوں شفٹوں پر لاگو ہوں گے، جبکہ ملازمین کو دی جانے والی رعایتی مہلتیں (گریس پیریڈز) بھی برقرار رکھی گئی ہیں۔ سول سروس کمیشن کی ہدایات کے مطابق تمام مرد و خواتین ملازمین کو ۳۰/ منٹ کی رعایتی مہلت حاصل ہوگی۔

2026ء سے 2030ء کے دوران درجہ حرارت ریکارڈ سطح پر رہنے کا امکان: اقوام متحدہ

نئی دہلی (ایم این این): اقوام متحدہ نے جمعرات کو عالمی اوسط درجۂ حرارت میں اضافے کے حوالے سے خبردار کیا ہے کہ اس سال اور اس کے بعد اگلے چار برسوں تک درجۂ حرارت ریکارڈ سطح کے قریب یا اس کے برابر رہنے کا امکان ہے۔ اب تک ریکارڈ کئے گئے ۱۱/ گرم ترین سال ۲۰۱۵ء کے بعد ہی آئے ہیں، اور اقوام متحدہ کے موسمیاتی ادارے کا کہنا ہے کہ یہ رجحان جاری رہے گا، جبکہ ۲۰۳۱ء پہلے ایک اور گرم ترین سال اس فہرست میں شامل ہونے کا امکان ہے۔ ورلڈ میٹرولوجیکل آرگنائزیشن (ڈبلیو ایم او) کے مطابق اس بات کا ۷۵/ فیصد امکان موجود ہے کہ ۲۰۲۶ء سے ۲۰۳۰ء کے درمیان پانچ سال کا اوسط درجۂ حرارت قبل صنعتی دور سے پہلے (۱۸۵۰ء-۱۹۰۰ء) کی اوسط سے ۱.۵/ ڈگری سینٹی گریڈ کی اہم حد کو عبور کر جائے گا۔ یہ پیش گوئی ایک ایسے وقت پر سامنے آئی ہے جب مغربی یورپ ایک 'ہیٹ ڈوم' یعنی گرم ہوا کے دباؤ میں جھلس رہا ہے، جس کے باعث برطانیہ اور فرانس میں مئی کے درجۂ حرارت کے ریکارڈ ٹوٹ رہے ہیں۔ ادارے نے کہا کہ 'آنے والے پانچ برسوں میں عالمی اوسط درجۂ حرارت ریکارڈ سطح کے قریب یا اس کے برابر رہنے کا امکان ہے۔' ادارے نے مزید کہا کہ ۸۶/ فیصد امکان ہے کہ ۲۰۲۶ء سے ۲۰۳۰ء کے درمیان کسی ایک سال میں درجۂ حرارت ۲۰۲۴ء کا ریکارڈ توڑتے ہوئے نیا ریکارڈ قائم کرے گا۔ '۲۰۲۷ء پر ایل نینو کا اثر' ڈبلیو ایم او کی رپورٹ کے مرکزی مصنف لیون ہرمانسن کے مطابق، ۲۰۲۶ء کے اواخر میں ایل نینو کے آنے کی پیش گوئی ہے، جس سے یہ امکان بڑھ جاتا ہے کہ اس کے بعد والا سال یعنی ۲۰۲۷ء نیا ریکارڈ قائم کرنے والا سال ثابت ہوگا۔ 'گزشتہ ایل نینو نے ۲۰۲۳ء کو تاریخ کا دوسرا گرم ترین سال بنانے میں کردار ادا کیا، جبکہ ۲۰۲۴ء تقریباً ۱.۵۵/ ڈگری سینٹی گریڈ اضافے کے ساتھ سب سے گرم سال بن گیا۔ ایل نینو ایک قدرتی موسمیاتی مظہر ہے جو بحرالکاہل کے وسطی اور مشرقی استوائی علاقوں کے سمندری درجۂ حرارت کو بڑھاتا ہے، جس کے نتیجے میں دنیا بھر میں ہواؤں، فضائی دباؤ اور بارشوں کے نظام میں تبدیلی آتی ہے۔ یہ عموماً ہر دو سے سات سال کے درمیان ظاہر ہوتا ہے

کینیا میں لڑکیوں کے ہاسٹل میں آگ لگنے سے طالبات ہلاک

نئی دہلی (ایم این این): کینیا کے وسطی علاقے ناکورو میں واقع اوٹونیشی گرلز اکیڈمی کے ایک ہاسٹل میں رات کے وقت لگنے والی تباہ کن آگ کے نتیجے میں کم از کم ۱۵/ طالبات ہلاک اور ۷۳/ زخمی ہو گئی ہیں۔ کینیا کے ٹی وی چینل سٹیزن ٹیلی ویژن نے جمعرات کو نشر کردہ خبر میں کہا ہے کہ رفٹ ویلی کے علاقائی پولیس انسپکٹر سموئل نڈائی نے اموات کی تصدیق کی ہے اور امدادی کارروائیوں کے دوام کے دوران اموات میں اضافے کا اندیشہ ظاہر کیا ہے۔ زخمیوں کی حتمی تعداد ابھی واضح نہیں ہو سکی۔ رفٹ ویلی کے علاقے میں واقع ناکورو ملک کے بڑے شہری مراکز میں سے ایک ہے اور کینیا کے دارالحکومت نیروبی سے تقریباً ۱۶۰/ کلومیٹر شمال مغرب میں واقع ہے۔ رپورٹ کے مطابق ایمرجنسی ٹیمیں، پولیس اہلکار اور انسانی امدادی تنظیمیں اسکول پہنچ گئی ہیں۔ متاثرین کے اہل خانہ بھی لاپتہ طالبات کے بارے میں معلومات کے انتظار میں علاقے میں جمع ہیں۔ کینیا ریڈ کراس نے جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ "ہماری ہنگامی حالات امدادی ٹیمیں، ایمبولینس عملہ اور نفسیاتی معاونت فراہم کرنے والا عملہ دیگر امدادی اداروں اور متعلقہ حکام کے ساتھ متاثرہ طالبات کی

منشیات: ابھرتی جوانیاں تباہی کے دہانے پر

تحریر
ڈاکٹر امتیاز عبدالقادر

رات کے اندھیرے میں صبح کی بات تاریکی کو ناگوار گزرتی ہے۔ باضمیر نفوس اندھیرے سے ہمیشہ ملول رہے ہیں اور انہوں نے سینکڑوں اندھیرے دریافت کئے ہیں، جن سے امت مسلمہ صدیوں سے نبرد آزما ہے لیکن افسوس کہ اکثریت فقط زوال کا رونا روتی ہیں۔ کام کیسے اور کہاں سے شروع کریں، لب خاموش، عقل زنگ آلود!

مولانا حسین احمد مدنی؟ سے کچھ رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ ایک بار مولانا ٹرین سے سفر کر رہے تھے۔ سامنے والی نشست پر ایک بڑے شائستہ اور 'نستعلیق' سوٹ بوٹ والے صاحب تشریف فرما تھے۔ ابتدائی گفتگو ہوئی اور سوٹ بوٹ والے 'انگریز نما' صاحب کو مولوی صاحب بڑے دقیانوسی اور قوم کی پسماندگی کی دلیل نظر آئے۔ چنانچہ بات چیت زیادہ آگے نہ بڑھ سکی۔ کافی دیر سکوت چھایا رہا۔ صرف ٹرین کی رفتار کا احساس ہلنے جھلنے سے ہوتا رہا۔ کچھ دیر بعد سوٹ والے صاحب کو بیت الخلاء □ کی حاجت ہوئی۔ حاجت بشری کے لیے بیت الخلاء □ کا دروازہ کھولتے ہی انہوں نے ناک پر رومال رکھ لیا اور جھٹ سے دروازہ بند کر کے واپس اپنی نشست پر آ بیٹھے۔ 'بیت الخلاء □ میں کسی بے ہودہ شخص نے غلاظت پھیلا دی ہے۔' صاحب نے ناک بھوں چڑھا کر تنفرانہ لہجہ میں بڑبڑایا۔ واقعی کوئی نفاست پسند شخص وہاں ناک نہیں دے سکتا تھا۔ صاحب کی ضرورت شدید ہوئی تو وہ پھر سے نشست سے بے قابو ہو کر 'منزل مقصود' کی طرف چل پڑے لیکن دروازہ وا کرتے ہی کراہیت لوٹ آئی، اس لیے اندر جانے کی ہمت نہ کر سکے۔ شکستہ پا اور ٹوٹی امیدوں کے ساتھ واپس لوٹے۔ تین چار بار قصد کیا لیکن نامراد لوٹے! اب مولانا حسین احمد مدنی اٹھے۔ لوٹا ہاتھ میں لیا اور بلا جھجک بیت الخلاء □ میں داخل ہو کر دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ صاحب نے ایک مولوی کی اس بے حسی پر ناک منہ بنایا۔ انہیں یوں بھی کسی مولوی سے تہذیب و تمیز کی امید نہ تھی۔

دس پندرہ منٹ بعد مولانا بیت الخلا سے برآمد ہوئے اور سوٹ والے صاحب سے مخاطب ہو کر گویا ہوئے 'واقعی اندر بے حد غلاظت تھی اور وہاں جانا آپ کی نفاست پسند طبیعت سے بعید تھا، مگر آپ کی سخت ضرورت دیکھ میں نہ رہ سکا۔ میں نے بیت الخلا کو خوب اچھی طرح دھو کر صاف کیا ہے۔ اب آپ اطمینان سے جا سکتے ہیں۔'

بات غلاظت کو صاف کرنے کی ہے۔ چاروں طرف زوال، انحطاط، نکبت، عیاشی، افلاس، جھوٹ، فریب، زر اندوزی، منشیات کی غلاظتوں کے ڈھیر لگے ہیں۔ ہر شخص تو ناک پر ہاتھ رکھ کر گھر میں جا بیٹھتا ہے۔ کوئی توجہ دلائے تو لوگ اس کے سر ہو جاتے ہیں۔ مولانا حسین احمد مدنی کو دار فانی سے کوچ کئے ہوئے تقریباً ۵٦ برس گزر گئے، ورنہ انہی کو اس کام پر لگاتے۔ اب کرنا ہے تو اپنے 'سوٹ بوٹ' اتار کر یہ کام خود ہی کرنا ہے۔ یا پھر دیکھنا ہے کہ کوئی حسین احمد اس قسم کے کام میں کہیں لگا ہوا ہے، ورنہ شکایتوں کا دفتر بند کر کے اپنے 'سوٹ' کی کریز درست کرتے رہیے یا پھر مصلا بچھا کر، دست دراز بلند کر کے دعا کریں کہ 'مرد ے از غیب بروں آید و کارے بکند' (یعنی غیب سے کوئی مرد نمودار ہو اور کام کر گزرے۔)

انسان کو جن نعمتوں سے نوازا گیا ہے؛ ان میں ایک عقل و دانائی بھی ہے۔ قانون اسلامی کے ماہرین اور فلاسفہ نے لکھا ہے کہ شریعت کے تمام احکام بنیادی طور پر پانچ مقاصد پر مبنی ہیں؛ دین کی حفاظت، جان کی حفاظت، نسل کی حفاظت، مال کی حفاظت اور عقل کی حفاظت۔ گویا عقل اور فکر و نظر کی قوت کو برقرار رکھنا اور اسے خلل اور نقصان سے محفوظ رکھنا اسلام کے بنیادی مقاصد میں سے ایک ہے۔ چنانچہ اسلام میں جن کاموں کی شدت کے ساتھ مذمت کی گئی ہے اور جن سے منع فرمایا گیا ہے، ان میں ایک نشہ کا استعمال بھی ہے۔ قرآن نے نہ صرف یہ کہ اس کو حرام بلکہ ناپاک قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: 'اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور فال کے تیر سب شیطان کے گندے کام ہیں، سو ان سے بچتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ۔' (المائدہ: ۹۰)

انسان کا سب سے اصل جوہر اس کا اخلاق و کردار ہے؛ نشہ انسان کو اخلاقی پاکیزگی سے محروم کر کے گندے افعال اور ناپاک حرکتوں کا مرتکب کرتی ہے۔ احادیث میں بھی اس کی بڑی سخت وعید آئی ہے اور بار بار آپ ﷺ نے پوری صفائی اور وضاحت کے ساتھ اس کے حرام اور گناہ ہونے کو بتایا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: 'ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔' (بخاری؛ عن عائشہ)

سورہ المائدہ آیت ۹۰ میں 'خمر' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو خاص طور سے قابل توجہ ہے۔ 'خمر' عربی زبان کا لفظ ہے، جس سے مراد ہر وہ چیز ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے۔ اس لفظ کے بارے میں حضرت عمرؓ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ 'خمر اس چیز کو کہتے ہیں جو عقل پر پردہ ڈال دے۔' اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ شراب اور عقل میں کیا تعلق ہے۔ وہی اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام نے کسی مخصوص قسم کی شراب ہی کو حرام نہیں قرار دیا ہے بلکہ اس کے دائرے میں ہر وہ چیز شامل ہے جو نشہ آور ہو اور انسان کی سوچنے سمجھنے کی قوت کو زائل یا متاثر کر دے۔

نشہ کا سب سے بڑا نقصان صحت کو پہنچتا ہے۔ اطباء □ اس بات پر متفق ہیں کہ شراب و دیگر منشیات ایک سست رفتار زہر ہے؛ جو آہستہ آہستہ انسانی جسم کو کھوکھلا اور عمر کو کم کرتا جاتا ہے۔ انسان کی زندگی اس کے لیے امانت ہے، نشہ کا استعمال اس امانت میں خیانت کے مترادف ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے شراب کو 'ام الخبائث' (نسائی) اور 'ام الفواحش' (ابن ماجہ) قرار دیا ہے۔ ایک موقعہ پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: 'جیسے درخت سے شاخیں پھوٹتی ہیں؛ اسی طرح شراب سے برائیاں جنم لیتی ہیں۔' (سنن ابن ماجہ، عن خباب)

وادی کشمیر میں مسلمان اکثریت میں ہیں اور اسلام میں منشیات کا استعمال حرام قرار دیا گیا ہے لہٰذا اس برائی کے خاتمے کے لیے مذہبی مبلغین کو اپنی توانائیاں صرف کرنی چاہیے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ فروعی مسائل میں قیمتی وقت ضائع کرنے کے بجائے ترجیحاتی بنیادوں پر اس سلگتے ناسور پر غور و فکر کر کے نسل نو کی حفاظت و آبادکاری کے اقدامات اٹھائیں جائیں۔ ہر مکتب فکر کے مبلغین، ائمہ مساجد و دیگر دینی تنظیموں کو اس سلسلے میں حساس ہونے کی ضرورت ہے اور مطلوبہ نتائج جلد حاصل کرنے کے لیے ان کے اثر و رسوخ سے پورا فائدہ اٹھایا جانا چاہیے۔

رسول اللہ ﷺ فرمایا ہے: 'شراب کے پینے اور پلانے والے، اس کے بیچنے اور خریدنے والے، اس کے نچوڑنے اور نچوڑوانے والے، اسے لے جانے والے اور جس کے لیے لے جائی جائے؛ سب پر اللہ کی لعنت ہو۔' (ابوداؤد: ۳٦۷۴)

غرض نشہ جسمانی، مالی، سماجی اور اخلاقی ہر پہلو سے انتہائی مضرت رساں چیز ہے۔ اس وقت نوع بنوع منشیات کی کثرت اور اس کے استعمال میں جو عموم پیدا ہو رہا ہے، وہ حد درجہ تشویشناک بات ہے۔

جموں و کشمیر میں منشیات کی وباء □ :

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق جموں و کشمیر میں چھ لاکھ افراد یعنی آبادی کا 4.5 فیصد حصہ اس لت میں مبتلا ہے۔ منشیات کے متاثرین میں ۹۰ فیصد سے زیادہ کی تعداد ۱۷ سے ۳۳ سال کے عمر کے نوجوانوں کی ہے۔ گورنمنٹ میڈیکل کالج سرینگر کے اعداد و شمار کے مطابق اسپتال میں آنے والے منشیات کے مریضوں کی تعداد میں ۲۰۱۴ سے ۲۰۲۳ تک ۱۰۰ گنا سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ کشمیر کے اسپتالوں میں ۲۰۲۱ میں منشیات کے مریضوں کی تعداد میں پچھلے سال کے مقابلے میں دوگنا اضافہ ہوا ہے۔ شری مہاراجہ ہری سنگھ اسپتال (SMHS) سرینگر میں قائم منشیات کے مریضوں کی خدمت کے لیے وقف ادارہ میں موجود ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ کہ منشیات کے نتائج سے پیدا شدہ صورتحال بد سے بدترین شکل اختیار کر رہی ہے۔ معاملہ صرف شراب نوشی کا نہیں ہے جس کی تقریباً ۲۰ کروڑ سے زیادہ بوتلیں ہر سال جموں و کشمیر میں استعمال کی جاتی ہیں بلکہ نت نئی قسم کی منشیات نے نئی نسل کا جینا دوبھر کر دیا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق جموں و کشمیر میں درون نس نشے (HeroinIntravenous) میں ۳۰۴ فیصد اضافہ ہوا ہے۔

ڈاکٹر یاسر راتھر جو کہ گورنمنٹ میڈیکل کالج سرینگر کے Drug Addiction-De سینٹر کے ناظم ہیں کا کہنا ہے کہ 'نئی قسم کے Heroin کا بڑھتا استعمال منشیات کے وباء □ میں اک نئی وباء □ کا آغاز ہے؛ جس کے نتائج Hepatitis اور AIDS سے بھی خطرناک ہیں۔' جموں کشمیر میں افیوم (Opium) کا استعمال لاکھوں کی تعداد میں لوگ کر رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ منشیات کی بدعت ہمارے اطراف و اکناف میں پھیل چکی ہے اور تقریباً ہر علاقے میں منشیات کا دھندہ کرنے والوں کا ایک مافیا نیٹورک وجود میں آ چکا ہے جو پیسوں کی لالچ میں نوجوانوں کو اپنے مذموم منصوبوں کا شکار بنا رہے ہیں۔ منشیات کا گھناؤنا دھندا کرنے والے کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کی لالچ میں سماج کو اخلاقی، معاشی، سماجی، معاشرتی، نفسیاتی اور جسمانی طور اپاہج بنا دینا چاہتے ہیں۔ یاد رہے منشیات سے دماغ مریض ہو جاتا ہے اور جسم و روح اپنی قوت کھو بیٹھتے ہیں، نتیجے کے طور پر سماج میں بے اخلاقی، بے راہ روی، چوری و ڈاکہ، گھریلو تشدد، غنڈہ گردی اور سماج مخالف حرکتیں عروج کو پہنچتی ہے۔ ایسے سماج میں نہ بزرگوں کی عزت محفوظ ہے اور نہ خواتین کی عصمت بلکہ یہ سماج انسانیت کا دشمن قرار پاتا ہے۔

ایسی صورتحال میں وقت آ گیا ہے کہ منشیات کے خلاف صف آرا ہوا جائے اور ایک منصوبہ ساز طریقے سے ایک اجتماعی لائحہ عمل بنایا جائے تاکہ اس طوفان بدتمیزی کا مقابلہ کیا جا سکے۔ سماجی اداروں اور حکومت پر زور دیا جائے کہ وہ منشیات کے فروغ کو روکنے میں موثر اقدامات کریں۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں پر زور دیا جائے کہ ڈرگ مافیا کے خلاف بڑے پیمانے پر کارروائی کی جائے۔ اسکولوں اور کالجوں میں اساتذہ اپنے بچوں کے ساتھ وقت گزار کر ان کے مسائل سمجھنے کی کوشش کریں، ان کے ذہنی بوجھ کو ہلکا کریں، ان کو منشیات کے نقصان سے آگاہ کریں اور اگر کوئی اس وباء □ کا شکار ہوا ہے تو انہیں ضروری رہنمائی فراہم کریں۔ میڈیا بھی سماج کے تئیں اپنے فرائض کا ادراک کر کے منشیات کا دھندا کرنے والوں کو بے نقاب کرے اور ان کے عزائم سے پردہ کشائی کرے۔

مذہبی تنظیموں اور ائمہ کرام پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ سماج کے سامنے اسلام کا نقطہ نظر پیش کریں۔ اور انہیں بتائیں کہ اسلام نشہ آور چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے۔ انسان کا اصل جوہر اس کے اخلاق اور کردار ہیں اور منشیات انسان کو اخلاقی پاکیزگی سے محروم کر کے گندگی اور ناپاکی میں دھنسا دیتے ہیں۔ مسلمانوں کو بتایا جائے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ آور چیز کو حرام قرار دیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جس شئے کی زیادہ مقدار نشے کی باعث ہو اس کی کم مقدار بھی حرام ہے۔ (ترمذی) رسول اللہ ﷺ نے منشیات کے ساتھ ساتھ ایسی چیزوں سے بھی منع فرمایا ہے جو جسم کے فتور کا باعث ہوں۔ (ابو داؤد)

مغربی ممالک میں منشیات نے خاندانی نظام کو توڑ دیا ہے، سماجی روابط کو کمزور کر دیا ہے، رشتوں کو بکھیر دیا ہے اور عوام کو ذہنی و قلبی سکون سے محروم کر دیا ہے۔ اتنی تباہ کاریوں کے باوجود مشرق کے لوگ بالخصوص نوجوان نشے کو مغربی فیشن کے طور پر اختیار کر رہے ہیں۔ اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ جمعہ کے خطبوں اور دیگر دینی مجالس میں سماج کو منشیات کی تباہ کاریوں سے آگاہ کیا جائے اور عوامی بیداری کی ایک مہم چلائی جائے۔ وہ لوگ جو منشیات کے پھیلاؤ میں ممد و معاون ہیں؛ ان کے ہاتھ روک دیے جائیں اور نوجوان نسل کے ساتھ سنجیدہ مکالمہ شروع کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے کہ جمعہ کے موقعہ پر عوام ہمارے باتوں کو سنجیدگی کے ساتھ سنتے ہیں اور اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں عوام کو بتانا چاہیے کہ منشیات کے سنگین مسئلے سے نپٹنے کے لیے انفرادی کاوشیں کارگر ثابت نہیں ہو سکتیں لہٰذا تمام سماجی و انتظامی اداروں کو مل جل کر کام کر کے اس وباء □ کو جڑ سے اکھاڑنے میں اپنا رول ادا کرنا ہوگا۔

غیر مسلم برادری بھی اس سوسائٹی کا جزو لاینفک ہیں اور یہ وبا ان کے گھروں میں بھی دستک دے چکی ہے۔ نیکی کے اس کام میں انہیں بھی اجتماعی فوائد کا ادراک کر کے منشیات کے خلاف منظم طریقے پر صف آرا ہونے کی ضرورت ہے۔ ہر مذہب اور انسانیت کا ہر سبق نشہ کو غلیظ و ناپاک تصور کرتا ہے۔ سکھ مذہب میں نشہ کرنے کی ممانعت ہے (سکھ خالصا)۔ ہندومت میں بھی اس کی ممانعت کا حکم موجود ہے۔ رگ وید میں نشہ کرنے والے کو گناہ گار تصور کیا گیا ہے۔ (٦-۵-۱۰)

پالیسی ساز اداروں کو منشیات کے خاتمے کے لیے سخت ترین قوانین بنانے ہوں گے اور ان پر عمل کرنا ہوگا۔ ہماری نوجوان نسل ہی ہمارے مستقبل کا اثاثہ ہے۔ اپنی بقا کے لیے ہمیں اس قیمتی اثاثہ کو کسی بھی حال میں بچانا ہوگا؛ اسی میں ہماری خوشحالی اور ترقی کا راز پنہا ہے اور اللہ کی بارگاہ میں خلاصی کا ایک سبب بھی۔

ادارہ فلاح الدارین بارہمولہ نے ۸ مئی سے ۳۱ مئی ۲۰۲۴ء □ تک منشیات کے خلاف ایک مہم کا آغاز کیا ہے جس میں اس میدان کے ماہرین کی صلاحیتوں سے استفادہ حاصل کر کے اسکولوں اور کالجوں میں منشیات مخالف آگاہی عام کی جائے گی۔ مہم کے دوران سرکاری و غیر سرکاری اداروں کے منتظمین، صحت عامہ سے وابستہ افراد، نوجوانوں اور خواتین انجمنوں کے ساتھ بھی بات ہوگی۔

دوسروں کے عیبوں کو چھپایا کرو

تحریر
سیدہ تبسم منظور ناشاعت

"اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو۔ یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے" ۔سورہ الحجرت۔ آیات 12

جب اللہ نے ہمارے بے شمار عیبوں پر پردہ ڈال رکھا ہے تو کیا ہمیں یہ بات زیب دیتی ہے کہ ہم دوسروں کی جاسوسی کرتے پھریں۔۔۔۔ان کے نقص اور عیب تلاش کریں اور پھر انہیں معاشرے میں بے عزت کریں۔ ذرا سوچیے! اگر عزت و ذلت کا معاملہ اللہ نے انسانوں کے ہاتھ میں دیا ہوتا تو ہم میں سے کوئی بھی شخص اپنے مقابل کسی کو کبھی باعزت زندگی گزارنے ہی نہ دیتا۔۔۔اور شاید ہر شخص ذلت کی زندگی گزار رہا ہوتا۔ اس رب کریم کی شان ہے کہ اس نے عزت اور ذلت اپنے ہاتھ میں ہی رکھی ہے۔

جو بندہ دنیا میں کسی بندے کے عیب چھپائے گا قیامت کے دن اللہ اس کے عیب چھپائے گا۔ (صحیح مسلم: 6490)

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر تم لوگوں کی پوشیدہ باتوں کے پیچھے پڑو گے، تو تم ان میں فساد پیدا کر دو گے یا قریب قریب فساد کے حالات پیدا کر دو گے۔" (ابوداود 4888 صحاح)

آج ہمارا حال یہ ہے کہ کسی کے اخلاق و عادات سے متعلق اگر کوئی بری یا غلط بات ہمیں معلوم ہوتی ہے تو ہم اسے فوراً پورے معاشرے میں پھیلا دیتے ہیں۔ اگر اس شخص نے کوئی غلطی کی ہے تو اس کی غلطی کا پرچار کر کے ہم بھی تو گناہ عظیم کر رہے ہیں۔ اور یہ تو ایسا عمل ہے کہ اس کا عذاب آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوسروں کے عیب تلاش کرنے اور جاسوسی کرنے سے ہماری شریعت میں سختی سے منع کیا گیا ہے۔

ہر ایک انسان کی زندگی کی کتاب میں کچھ نہ کچھ ایسے صفحات ضرور ہوتے ہیں جنہیں وہ کبھی بھی کسی کے سامنے لانا پسند نہیں کرتے۔ ہم انسان ہیں۔۔۔کوئی فرشتے نہیں اور انسان تو غلطیوں کا پتلا ہے۔ دنیا میں ایسا کوئی انسان نہیں ہے جس نے غلطی نہ کی ہو یا غلطی ہوئی نہ ہو۔ جو عیبوں سے پاک ہو۔ ہر کسی سے کوئی نہ کوئی گناہ۔۔۔خطا ضرور سرزد ہوتی ہے۔ کوئی کھلے عام گناہ کرتے ہیں اور اسے برا بھی نہیں سمجھتے۔ کوئی گناہوں کے لیے پوشیدہ طریقے استعمال کرتا ہے۔ کوئی بھی اس جہاں میں معصوم نہیں۔ اس کے علاوہ دوسروں پر انگلی اٹھانا یا کیچڑ اچھالنا یا برا بھلا کہنا کون سا نیکی کا کام ہے؟

خود کے اعمال کو صحیح کرنے کی بجائے ہم دوسروں پر انگلیاں اٹھانا اور دوسروں کے گریبانوں میں جھانکنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔۔!

ہر مسلمان پر یہ فرض ہے کہ دوسروں کی عیبوں کی پردہ پوشی کرے اور انہیں گناہوں کو روکنے میں مدد کریں۔ مگر افسوس ہوتا ہے یہ دیکھ کر کہ ہم کسی کی پردہ پوشی کرنا تو دور کی بات ہے کسی کی معمولی سے معمولی غلطی کو بھی چھپاتے نہیں بلکہ مزے لے لے کر بیان کرتے ہیں۔۔۔۔۔اور تو اور۔۔۔موجودہ چلن تو یہ ہے کہ ہم اسے سوشل میڈیا پر پھیلانے میں اپنی شان سمجھتے ہیں۔ افسوس صد افسوس۔۔۔۔۔۔ہم کسی بھی بات کو جانے سمجھے بنا۔۔۔تصدیق کئے بنا ہی پھیلانا شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورہ الحجرت آیت نمبر 6 میں فرماتا ہے، "اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ۔"

دوسروں کے عیبوں کو جان کر انہیں سامنے لانا۔۔۔۔۔۔انہیں اچھالنا تو ایک شعوری کوشش ہوتی ہے جس کا گناہ واجب ہے اور عبرتناک سزائیں ہیں۔ مگر آج کل تو سوشل میڈیا نے غیبت، چغلی اور لوگوں کی عیب جوئی کو الگ رنگ میں ہی پیش کر دیا ہے۔ اب تو یہ غیر محسوس طریقے سے وہ تمام کام ہم کر جاتے ہیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اور ہمیں اس کا پتہ بھی نہیں چلتا بلکہ محسوس بھی نہیں ہوتا کہ ہم سے کتنی بڑی غلطی ہو گئی ہے۔

دراصل سوشل میڈیا کی وجہ سے بے شمار غیر اہم افراد بھی اپنے آپ کو سماج کا اہم حصہ سمجھنے لگے ہیں۔ رات دن سوشل میڈیا سے جڑے رہنا، ہر اہم غیر اہم بات کو پھیلانا، لوگوں کے بیچ اہم بننے کے چکر میں بلا سوچے سمجھے کچھ بھی ایک دوسرے کو میسج بھیج دینے کے عمل نے سماج میں ایک انتشار پیدا کر دیا ہے۔ ہمیں تو حکم ہے کہ بلا تحقیق کسی بھی موضوع پر بات بھی نہ کریں اور کہاں تو یہ کہ دماغ کی بتی بجھا دی گئی ہے اور کیپیڈ پر انگلیاں چل رہی ہیں۔ کچھ سوچ سمجھ نہیں رہ گئی ہے کہ کون سی بات پیش کرنا چاہیے یا کون سی بات آگے بڑھانا چاہیے۔ سچ ہے کہ آجکل سوشل میڈیا پر خبریں پھیلانے یا شیئر کرنے کی ہوڑ لگی ہوئی ہے۔ کوئی بھی خبر سامنے آئے تو ہر کوئی اسے اپنے اپنے طریقے سے پیش کرنے اور جلد سے جلد سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کرنا چاہتا ہے۔ کئی لوگ کیسے کیسے ویڈیو بناتے رہتے ہیں۔ کوئی نماز پڑھ رہا ہے اس کی ویڈیو۔۔۔۔ کوئی قرآن پڑھ رہا اس کی ویڈیو۔۔۔کہیں میت ہو گئی۔۔۔۔کوئی کھانا کھلا رہا ہے۔۔۔۔کوئی پانی پلا رہا ہے۔۔۔۔کوئی کپڑے بانٹ رہا ہے۔۔۔۔ چھوٹے بچوں کے ہاتھوں میں قرآن دے کر اور نہ جانے کئی طرح سے ویڈیو بناتے ہیں۔ کیا یہ سب لوگوں کو دکھانے کے لیے کرتے ہیں یا اللہ کی رضا کے لیے کرتے ہیں؟ نیکی کے کام تو چھپا کر کئے جاتے ہیں نا! پچھلے دنوں سوشل میڈیا پر کچھ تصویریں وائرل ہوئی تھیں۔ ہمارے مذہب میں لڑکا لڑکی کا ملنا قطعی جائز نہیں اور اس کی اسلام میں بالکل اجازت نہیں دی ہے۔ لیکن دور حاضر جس ماحول میں ہم سانس لے رہیں ہیں وہاں لڑکے لڑکیوں کا کالج ساتھ آنا جانا۔۔۔۔۔۔گھومنا پھرنا عام ہو گیا ہے اور شاید اس سے کسی کا بھی گھر محفوظ نہیں۔ ایسے ہی کچھ شر پسند لڑکوں نے برقے پہن کر ویڈیو بنائی اور وائرل کر دی۔ اب ہم انہیں کوس رہے ہیں۔ اپنے اکابر پر تنقید کر رہے ہیں۔ وہ تو اچھا ہوا کچھ نوجوانوں نے حقیقت کا پتہ لگایا اور سچ کو سامنے لایا۔

کچھ دنوں سے ایک عجیب بات اور بھی نظر آئی۔ بچوں کو سوشل میڈیا کے توسط سے درس دینا۔ اگر بچے غلطیاں کرتے ہیں تو ہمیں انہیں اکیلے میں سمجھانا چاہیے، ان کی غلطی کا احساس دلانا چاہیے نہ کہ ان کی تصویریں ان کی غلطیاں سرعام کر کے انہیں رسوا کرتے ہوئے عیاں بنا دیا جائے۔ ہم کہتے ہیں۔۔۔لکھتے ہیں۔۔۔۔۔سنتے ہیں کہ ماں باپ کو اپنے بچوں کو صحیح تعلیم و تربیت دینی چاہیے۔۔۔۔ضرور دینی چاہیے اور ذمہ دار والدین دیتے بھی ہیں۔۔۔۔کوئی بھی ماں باپ اپنے بچوں کو غلط راہ پر نہیں دھکیلتے یا بری تربیت نہیں دیتے۔ لیکن جب بچے بڑے ہو جاتے ہیں تو ہر وقت ماں باپ ساتھ تو نہیں رہتے!

باہر بچے دوستوں سے ملتے ہیں۔۔۔۔ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں۔ دوستی ہو جاتی ہے۔ یہاں بچوں کو بھی سمجھنا چاہیے حد سے زیادہ آگے نہ بڑھیں۔ بچے اپنے فرائض کو سمجھے۔ غلطیاں بچوں سے ہوتی ہے الزام ماں باپ پر آتا ہے کہ ماں باپ نے صحیح تربیت نہیں کی۔ لوگوں کو بھی سمجھنا چاہیے کہ آج ہم کسی لڑکی کی عزت اچھالیں تو کل یہ ہمارے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ جانے انجانے خود ہم اپنے بچوں کو بدنام کر رہے ہیں۔ ایسی ویسی تصاویر شیئر کرنے کے بجائے وہیں پر ختم کی جائیں۔ والدین بھی اپنی ذمے داری نبھائیں اپنے بچوں کو دینی تعلیم دیں۔۔۔اچھے برے کی پہچان کروائیں۔

ہمارا معاشرہ، والدین، بچے اگر اپنے اپنے فرائض کو بخوبی انجام دیں تو تھوڑا بہت ان مسائل پر قابو پا سکتے

دنیا بھر میں خواتین کا ’خود سے شادی‘ کا رواج کیوں مقبول ہو رہا ہے؟

بی بی سی

2011 میں سپین کی 10 خواتین نے مل کر اعلان کیا تھا کہ اُن میں سے ہر خاتون اپنے آپ سے شادی کر رہی ہے۔ یہ غیر معمولی عمل، جو بظاہر ایک مزاق سے شروع ہوا، روایتی رشتہ ازدواج کے خلاف اعلان بغاوت تھا۔ تاہم درحقیقت ان خواتین نے اس عمل سے کچھ ایسا پایا جس کی تحریک پہلے ہی دنیا بھر میں شروع ہو چکی تھی جس کا نام ’سولوگیمی‘ ہے۔ روایتی شادی اب ہر خاتون کے لیے زندگی کا ایک اہم مقصد نہیں رہا۔ بلکہ ’سولوگیمی‘ میں یقین رکھنے والی خواتین دوسروں سے محبت کرنے سے پہلے اپنے آپ سے محبت کے ارادے کا اظہار کرتی ہیں۔ لیکن کیا خود سے محبت کے اظہار کا یہ طریقہ کچھ زیادہ ہی عجیب وغریب ہے یا پھر یہ کسی پرانی کہانی کا ایک نیا اور حیران کُن رُخ ہے؟ مایا 11 سال سے شادی شدہ ہیں اور خوش بھی ہیں۔ انھوں نے خود سے شادی کر رکھی ہے یعنی ان کا شریک حیات کوئی اور نہیں وہ خود ہی ہیں۔ وہ اپنی شادی کے بندھن کو ازسرنو تازہ کرنے کی ایک تقریب میں شریک ہوئیں تو انھوں نے کہا کہ ’شادی کے موقع پر میں نے عہد کیا کہ میں اپنے اندر کی آواز کو سنوں گی اور خود سے ہر دن سوال کروں گی کہ مجھے کس چیز کی ضرورت ہے تاکہ اسے پورا کر سکوں۔‘ مایا کے ان الفاظ پر تقریب میں موجود دیگر خواتین نے تالیاں بجائیں۔ 2011 میں سپین کی 10 خواتین نے مل کر اعلان کیا تھا کہ اُن میں سے ہر خاتون اپنے آپ سے شادی کر رہی ہے۔ یہ غیر معمولی عمل، جو بظاہر ایک مزاق سے شروع ہوا، روایتی رشتہ ازدواج کے خلاف اعلان بغاوت تھا۔ تاہم درحقیقت ان خواتین نے اس عمل سے کچھ ایسا پایا جس کی تحریک پہلے ہی دنیا بھر میں شروع ہو چکی تھی جس کا نام ’سولوگیمی‘ ہے۔ روایتی شادی اب ہر خاتون کے لیے زندگی کا ایک اہم مقصد نہیں رہا۔ بلکہ ’سولوگیمی‘ میں یقین رکھنے والی خواتین دوسروں سے محبت کرنے سے پہلے اپنے آپ سے محبت کے ارادے کا اظہار کرتی ہیں۔ لیکن کیا خود سے محبت کے اظہار کا یہ طریقہ کچھ زیادہ ہی عجیب وغریب ہے یا پھر یہ کسی پرانی کہانی کا ایک نیا اور حیران کُن رُخ ہے؟ مایا 11 سال سے شادی شدہ ہیں اور خوش بھی ہیں۔ انھوں نے خود سے شادی کر رکھی ہے یعنی ان کا شریک حیات کوئی اور نہیں وہ خود ہی ہیں۔ وہ اپنی شادی کے بندھن کو ازسرنو تازہ کرنے کی ایک تقریب میں شریک ہوئیں تو انھوں نے کہا کہ ’شادی کے موقع پر میں نے عہد کیا کہ میں اپنے اندر کی آواز کو سنوں گی اور خود سے ہر دن سوال کروں گی کہ مجھے کس چیز کی ضرورت ہے تاکہ اسے پورا کر سکوں۔‘ مایا کے ان الفاظ پر تقریب میں موجود دیگر خواتین نے تالیاں بجائیں۔ 2011 میں سپین کی 10 خواتین نے مل کر اعلان کیا تھا کہ اُن میں سے ہر خاتون اپنے آپ سے شادی کر رہی ہے۔ یہ غیر معمولی عمل، جو بظاہر ایک مزاق سے شروع ہوا، روایتی رشتہ ازدواج کے خلاف اعلان بغاوت تھا۔ تاہم درحقیقت ان خواتین نے اس عمل سے کچھ ایسا پایا جس کی تحریک پہلے ہی دنیا بھر میں شروع ہو چکی تھی جس کا نام ’سولوگیمی‘ ہے۔ روایتی شادی اب ہر خاتون کے لیے زندگی کا ایک اہم مقصد نہیں رہا۔ بلکہ ’سولوگیمی‘ میں یقین رکھنے والی خواتین دوسروں سے محبت کرنے سے پہلے اپنے آپ سے محبت کے ارادے کا اظہار کرتی ہیں۔ لیکن کیا خود سے محبت کے اظہار کا یہ طریقہ کچھ زیادہ ہی عجیب وغریب ہے یا پھر یہ کسی پرانی کہانی کا ایک نیا اور حیران کُن رُخ ہے؟ مایا 11 سال سے شادی شدہ ہیں اور خوش بھی ہیں۔ انھوں نے خود سے شادی کر رکھی ہے یعنی ان کا شریک حیات کوئی اور نہیں وہ خود ہی ہیں۔ وہ اپنی شادی کے بندھن کو ازسرنو تازہ کرنے کی ایک تقریب میں شریک ہوئیں تو انھوں نے کہا کہ ’شادی کے موقع پر میں نے عہد کیا کہ میں اپنے اندر کی آواز کو سنوں گی اور خود سے ہر دن سوال کروں گی کہ مجھے کس چیز کی ضرورت ہے تاکہ اسے پورا کر سکوں۔‘ مایا کے ان الفاظ پر تقریب میں موجود دیگر خواتین نے تالیاں بجائیں۔

اس بات کا کافی امکان ہے کہ آپ نے ’سولوگیمی‘ کا لفظ کبھی نہیں سُنا ہوگا۔ سپین میں سرکاری طور پر یہ لفظ زبان کا حصہ تک نہیں ہے اگرچہ اس لفظ کی ابتدا وہیں سے ہوئی۔ تاہم خود سے شادی کا رواج دنیا کے کئی ممالک میں مقبول ہو رہا ہے جن میں جاپان، امریکہ، انڈیا، اٹلی اور برطانیہ شامل ہیں۔ سپین سے تعلق رکھنے والی مایا نے سنہ 2011 کے بعد سے اب تک 70 خواتین کو اپنے نقش قدم پر چلنے میں مدد کی ہے۔ تاہم زیادہ تر ممالک میں خود سے شادی کا قانون موجود نہیں۔ تو پھر بھی کئی خواتین ایسا کیوں کرتی ہیں؟ مے سیرانو کا کہنا ہے کہ ’میں نے تو مذاق میں ایسا کیا تھا۔ شادی کے دن تک میرا مقصد صرف رومانوی محبت پر عوامی بحث کو شروع کرنا تھا۔‘ ”لیکن اپنے آپ سے شادی کے دن ہمیں احساس ہوا کہ ہم کچھ اہم کرنے جا رہے ہیں۔ میں نے سوچا کہ میں اپنے آپ سے محبت کرتی ہوں، میں اپنی بہترین دوست بھی ہوں، اور اس وقت اور اس لمحے کے دوران میں نے سینکڑوں لوگوں کے سامنے خود سے وعدہ کیا کہ میں اپنا خیال رکھوں گی اور سب سے پہلے اپنے بارے میں سوچوں گی۔‘ نیوس ٹربجوسا ماہر صنفی امور ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ صنفی امتیاز سے بالاتر ہو کر ہر فرد کے لیے انفرادی طور پر اپنی ذات کا احترام ضروری ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ ’مردوں کو اپنے آپ کو اہمیت دینا سکھایا جاتا ہے تو پھر عورت کے لیے اس کی ذات کیوں ایک رکاوٹ بنے۔“ ”عورت سمجھتی ہے کہ اپنے آپ سے محبت کرنا ضروری نہیں۔‘ اس بات کا کافی امکان ہے کہ آپ نے ’سولوگیمی‘ کا لفظ کبھی نہیں سُنا ہوگا۔ سپین میں سرکاری طور پر یہ لفظ زبان کا حصہ تک نہیں ہے اگرچہ اس لفظ کی ابتدا وہیں سے ہوئی۔ تاہم خود سے شادی کا رواج دنیا کے کئی ممالک میں مقبول ہو رہا ہے جن میں جاپان، امریکہ، انڈیا، اٹلی اور برطانیہ شامل ہیں۔ سپین سے تعلق رکھنے والی مایا نے سنہ 2011 کے بعد سے اب تک 70 خواتین کو اپنے نقش قدم پر چلنے میں مدد کی ہے۔ تاہم زیادہ تر ممالک میں خود سے شادی کا قانون موجود نہیں۔ تو پھر بھی کئی خواتین ایسا کیوں کرتی ہیں؟ مے سیرانو کا کہنا ہے کہ ’میں نے تو مذاق میں ایسا کیا تھا۔ شادی کے دن تک میرا مقصد صرف رومانوی محبت پر عوامی بحث کو شروع کرنا تھا۔‘ ”لیکن اپنے آپ سے شادی کے دن ہمیں احساس ہوا کہ ہم کچھ اہم کرنے جا رہے ہیں۔ میں نے سوچا کہ میں اپنے آپ سے محبت کرتی ہوں، میں اپنی بہترین دوست بھی ہوں، اور اس وقت اور اس لمحے کے دوران میں نے سینکڑوں لوگوں کے سامنے خود سے وعدہ کیا کہ میں اپنا خیال رکھوں گی اور سب سے پہلے اپنے بارے میں سوچوں گی۔‘ نیوس ٹربجوسا ماہر صنفی امور ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ صنفی امتیاز سے بالاتر ہو کر ہر فرد کے لیے انفرادی طور پر اپنی ذات کا احترام ضروری ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ ’مردوں کو اپنے آپ کو اہمیت دینا سکھایا جاتا ہے تو پھر عورت کے لیے اس کی ذات کیوں ایک رکاوٹ بنے۔“ ”عورت سمجھتی ہے کہ اپنے آپ سے محبت کرنا ضروری نہیں۔‘ اس بات کا کافی امکان ہے کہ آپ نے ’سولوگیمی‘ کا لفظ کبھی نہیں سُنا ہوگا۔ سپین میں سرکاری طور پر یہ لفظ زبان کا حصہ تک نہیں ہے اگرچہ اس لفظ کی ابتدا وہیں سے ہوئی۔ تاہم خود سے شادی کا رواج دنیا کے کئی ممالک میں مقبول ہو رہا ہے جن میں جاپان، امریکہ، انڈیا، اٹلی اور برطانیہ شامل ہیں۔ سپین سے تعلق رکھنے والی مایا نے سنہ 2011 کے بعد سے اب تک 70 خواتین کو اپنے نقش قدم پر چلنے میں مدد کی ہے۔ تاہم زیادہ تر ممالک میں خود سے شادی کا قانون موجود نہیں۔ تو پھر بھی کئی خواتین ایسا کیوں کرتی ہیں؟ مے سیرانو کا کہنا ہے کہ ’میں نے تو مذاق میں ایسا کیا تھا۔ شادی کے دن تک میرا مقصد صرف رومانوی محبت پر عوامی بحث کو شروع کرنا تھا۔‘ ”لیکن اپنے آپ سے شادی کے دن ہمیں احساس ہوا کہ ہم کچھ اہم کرنے جا رہے ہیں۔ میں نے سوچا کہ میں اپنے آپ سے محبت کرتی ہوں، میں اپنی بہترین دوست بھی ہوں، اور اس وقت اور اس لمحے کے دوران میں نے سینکڑوں لوگوں کے سامنے خود سے وعدہ کیا کہ میں اپنا خیال رکھوں گی اور سب سے پہلے اپنے بارے میں سوچوں گی۔‘ نیوس ٹربجوسا ماہر صنفی امور ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ صنفی امتیاز سے بالاتر ہو کر ہر فرد کے لیے انفرادی طور پر اپنی ذات کا احترام ضروری ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ ’مردوں کو اپنے آپ کو اہمیت دینا سکھایا جاتا ہے تو پھر عورت کے لیے اس کی ذات کیوں ایک رکاوٹ بنے۔“ ”عورت سمجھتی ہے کہ اپنے آپ سے محبت کرنا ضروری نہیں۔‘

روایتی یعنی مرد اور عورت کے رشتہ ازدواج میں بندھنے کے برعکس اب چند خواتین خود ہی سے شادی کر رہی ہیں۔ ماہر نفسیات اسپرانکا بوش فیول کا کہنا ہے کہ ’خود سے محبت کرنا سیکھنا اہم ہے، کیوں کہ اس سے ہمیں دنیا میں اپنی جگہ کا تعین کرنے میں مدد ملتی ہے۔“ ”دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس سے ہمیں یہ جانچنے میں مدد ملتی ہے کہ کون ہماری محبت کا حقدار ہے اور کون نہیں۔‘ ہم کس سے اور کیسے محبت کرتے ہیں؟ یہ رواج بدل رہا ہے۔ سپین میں اب بھی روایتی رشتہ ازدواج میں بندھے جوڑوں کی اکثریت ہے لیکن اعداد و شمار پر نظر دوڑائیں تو ایک اہم نکتہ سامنے آتا ہے۔ اور وہ نکتہ یہ ہے کہ اب پہلے کی نسبت کم شادیاں ہو رہی ہیں مگر دوسری جانب طلاق کی شرح بڑھ چکی ہے۔ لیکن جنکل جیسی خواتین کا معاملہ کچھ مختلف ہے جنھوں نے دو بار شادی کی۔ پہلی مرتبہ ایک مرد (شوہر) سے اور دوسری مرتبہ خود سے۔ وہ بتاتی ہیں کہ ’میں نے خود سے شادی کا فیصلہ اس لیے کیا کیوں کہ اس وقت ہماری سب سے چھوٹی بیٹی پیدا ہوئی تھی اور مجھے اچانک احساس ہوا کہ میری زندگی میں میرے پاس اپنے لیے کوئی وقت اور جگہ نہیں ہے۔“ ”میں جنکل سے پیرو اور میرن کی ماں بن چکی تھی۔‘ روایتی یعنی مرد اور عورت کے رشتہ ازدواج میں بندھنے کے برعکس اب چند خواتین خود ہی سے شادی کر رہی ہیں۔ ماہر نفسیات اسپرانکا بوش فیول کا کہنا ہے کہ ’خود سے محبت کرنا سیکھنا اہم ہے، کیوں کہ اس سے ہمیں دنیا میں اپنی جگہ کا تعین کرنے میں مدد ملتی ہے۔“ ”دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس سے ہمیں یہ جانچنے میں مدد ملتی ہے کہ کون ہماری محبت کا حقدار ہے اور کون نہیں۔‘ ہم کس سے اور کیسے محبت کرتے ہیں؟ یہ رواج بدل رہا ہے۔ سپین میں اب بھی روایتی رشتہ ازدواج میں بندھے جوڑوں کی اکثریت ہے لیکن اعداد و شمار پر نظر دوڑائیں تو ایک اہم نکتہ سامنے آتا ہے۔ اور وہ نکتہ یہ ہے کہ اب پہلے کی نسبت کم شادیاں ہو رہی ہیں مگر دوسری جانب طلاق کی شرح بڑھ چکی ہے۔ لیکن جنکل جیسی خواتین کا معاملہ کچھ مختلف ہے جنھوں نے دو بار شادی کی۔ پہلی مرتبہ ایک مرد (شوہر) سے اور دوسری مرتبہ خود سے۔ وہ بتاتی ہیں کہ ’میں نے خود سے شادی کا فیصلہ اس لیے کیا کیوں کہ اس وقت ہماری سب سے چھوٹی بیٹی پیدا ہوئی تھی اور مجھے اچانک احساس ہوا کہ میری زندگی میں میرے پاس اپنے لیے کوئی وقت اور جگہ نہیں ہے۔“ ”میں جنکل سے پیرو اور میرن کی ماں بن چکی تھی۔‘ روایتی یعنی مرد اور عورت کے رشتہ ازدواج میں بندھنے کے برعکس اب چند خواتین خود ہی سے شادی کر رہی ہیں۔ ماہر نفسیات اسپرانکا بوش فیول کا کہنا ہے کہ ’خود سے محبت کرنا سیکھنا اہم ہے، کیوں کہ اس سے ہمیں دنیا میں اپنی جگہ کا تعین کرنے میں مدد ملتی ہے۔“ ”دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس سے ہمیں یہ جانچنے میں مدد ملتی ہے کہ کون ہماری محبت کا حقدار ہے اور کون نہیں۔‘ ہم کس سے اور کیسے محبت کرتے ہیں؟ یہ رواج بدل رہا ہے۔ سپین میں اب بھی روایتی رشتہ ازدواج میں بندھے جوڑوں کی اکثریت ہے لیکن اعداد و شمار پر نظر دوڑائیں تو ایک اہم نکتہ سامنے آتا ہے۔ اور وہ نکتہ یہ ہے کہ اب پہلے کی نسبت کم شادیاں ہو رہی ہیں مگر دوسری جانب طلاق کی شرح بڑھ چکی ہے۔ لیکن جنکل جیسی خواتین کا معاملہ کچھ مختلف ہے جنھوں نے دو بار شادی کی۔ پہلی مرتبہ ایک مرد (شوہر) سے اور دوسری مرتبہ خود سے۔ وہ بتاتی ہیں کہ ’میں نے خود سے شادی کا فیصلہ اس لیے کیا کیوں کہ اس وقت ہماری سب سے چھوٹی بیٹی پیدا ہوئی تھی اور مجھے اچانک احساس ہوا کہ میری زندگی میں میرے پاس اپنے لیے کوئی وقت اور جگہ نہیں ہے۔“ ”میں جنکل سے پیرو اور میرن کی ماں بن چکی تھی۔‘

جنکل کے شوہر سرگیو کہتے ہیں کہ ’جب اس نے خود سے شادی کے ارادے کا اظہار کیا تو پہلے تو مجھے عجیب سا لگا اور میں حیران ہو گیا۔‘ ’ہم ہونٹوں کا بوسہ کیوں لیتے ہیں اور یہ ہمیں ایک دوسرے کے بارے میں کیا بتاتا ہے؟

سیکس کے نئے معنی تلاش کرنے والی خواتین جو پوشیدہ خواہشات کے بارے میں لکھ رہی ہیں تاہم ان کا کہنا ہے کہ ’اگر وہ خود سے محبت نہیں کرتیں اور وہ اپنے آپ سے مطمئن نہیں ہیں تو اس سے مجھ پر، ہمارے بچوں پر اور ان سب لوگوں پر اثر پڑتا جو اس کی زندگی سے جڑے ہیں۔‘

’مجھے تو اس بات کا ہی احساس ہوا۔‘

نیوس ٹربجوسا کا کہنا ہے کہ ’یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ایک وقت تھا جب بینک اکاؤنٹ کھلوانے، گاڑی چلانے کے لیے ضروری تھا کہ عورت کی چرچ میں شادی ہوئی ہو۔“ ”گذشتہ چند دہائیوں میں بہت سی چیزیں تبدیل ہو چکی ہیں۔ اس کے باوجود روایتی خاندان ہی معاشرے کا سب سے اہم ستون ہے جسے فطری مانا جاتا ہے۔‘ ماہر نفسیات اسپرانکا بوش فیول کا کہنا ہے کہ بڑی حد تک روایتی شادی کا تعلق عورت کے لیے ایک جیل کی حیثیت رکھتا ہے۔

’اس کی پہلی وجہ تو یہ ہے کہ ساری زندگی ہمیں بتایا جاتا ہے کہ شادی کرنا ہماری زندگی کا اہم مقصد ہے۔ اعداد و شمار ثابت کرتے ہیں کہ شادی کے بعد گھریلو کام کاج، بچوں، بزرگوں اور بیماروں کا خیال رکھنا عورت کی ذمہ داری رہی ہے۔‘ سپین کے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 2010 میں خواتین نے مردوں کی نسبت گھر کے کاموں پر دو گھنٹے زیادہ صرف کیے۔ کیا سولوگیمی ان اعداد و شمار کو بدل دے گی؟ نیوس ٹربجوسا کا ماننا ہے کہ سولوگیمی حل نہیں ہے بلکہ یہ ایک پدرانہ معاشرے کی علامت ہے۔

تاہم ایک چیز ضرور بدل رہی ہے۔

اپنی تاریخ کے 300 سال میں پہلی بار 2018 میں، رائل سپینش اکیڈمی نے زبان میں ایسی خواتین کے لیے ایک لفظ متعارف کروایا جو ایک جیسے تجربات اور پسند رکھتی ہیں۔ یہ لفظ ’سورورٹی‘ ہے۔ مایا کہتی ہیں کہ ’جب ہم خواتین اکھٹی ہوتی ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ ہم آئینے کے سامنے کھڑی ہیں۔“ ”یہ تصور کہ عورتیں ایک دوسرے کی حریف ہوتی ہیں ایک پدرانہ معاشرے کی پیداوار ہے جو چاہتا ہے کہ ہم متحد نہ ہو سکیں۔‘

’لیکن اصل میں بلکل الٹ ہوتا ہے۔ جب ہم اکھٹے ہوتے ہیں تو ہم طاقتور ہوتے ہیں۔‘ سنہ 2017 میں مایا نے ایسی خواتین کی تنظیم قائم کی جو ایک ساتھ مل کر تیراکی کرتی تھیں۔ اس تنظیم کے آغاز پر اس کی اراکین کی تعداد 14 تھی۔ آج ان کی تعداد 140 ہے۔ خواتین کے حقوق پر کام کرنے والے ماہرین کا کہنا ہے کہ ایسے طریقوں سے خواتین کو اپنے حقوق کے حصول میں مدد ملتی ہے۔ اس تنظیم کے آغاز پر اس کی اراکین کی تعداد 14 تھی۔ آج ان کی تعداد 140 ہے۔ خواتین کے حقوق پر کام کرنے والے ماہرین کا کہنا ہے کہ ایسے طریقوں سے خواتین کو اپنے حقوق کے حصول میں مدد ملتی ہے۔

مایا کہتی ہیں کہ ’ایک تحریک ہے جو ہم سے کہتی ہے کہ خود سے پیار کرو، کہ ہمیں دوسرے کی نسبت خود سے زیادہ پیار کرنے کی ضرورت ہے۔“ ”لیکن لوگ پوچھتے ہیں کہ ہم ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟“ ”یہ چھوٹے چھوٹے کام ہیں جن سے آپ کو محسوس ہو کہ آپ اپنا خیال رکھ رہے ہیں۔‘

جنکل کہتی ہیں کہ کبھی کبھی ایسا کرنا مشکل ہوتا ہے کیوں کہ لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے اور ہم پر خود غرضی کا الزام لگاتے ہیں۔ ’لیکن حقیقت یہ ہے خود سے شادی کرنے کے بعد میرا تعلق اپنے شوہر اور بچوں سے بہتر ہوا ہے۔‘ مایا کہتی ہیں کہ ’میں جب آئینہ دیکھتی ہوں تو مجھے اچھا لگتا ہے۔ 11 سال پہلے میں نے خود سے جو وعدہ کیا تھا، میں نے اسے پورا کیا ہے اور میں اب بھی اس پر قائم ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں خوش رہوں گی۔‘

وطن سرینگر

حضرت انسان کو جانئے پہچانئے

اللہ تعالیٰ نے کائنات بنائی تو اس میں سب سے اُونچا مقام انسان کو دیا۔ اسے خلیفہ یعنی پورے عالم کا سردار بنا دیا۔ کائنات کی ساری مخلوق اس کی خدمت میں لگی ہوئی ہے تاکہ جس کام اور مقصد کو پورا کرنے کیلئے یہ زمین پر بھیجا گیا ہے اُسے پورا کرنے میں پوری کائنات اس کی مدد کرے اور ہر طرح کا تعاون کرے۔ اسے عزت والا اور بُلند مرتبہ بنایا۔ لیکن اسی کے ساتھ ساتھ ڈیڑھ درجن خرابیاں، کمزوریاں اور عیب اس کی ذات کو لگا دیے۔ شاید اسی چیز کو دیکھ کر فرشتوں نے اندیشہ ظاہر کیا تھا کہ زمین پر خون خرابہ کرے گا اور فساد برپا کرے گا۔ لیکن فرشتوں نے اپنی کم علمی کی وجہ سے تصویر کا صرف ایک پہلو دیکھا تھا، دوسرا پہلو نہیں دیکھا تھا۔ اللہ نے کہا میں جو جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ یعنی ان تمام خرابیوں کے باوجود انسانوں میں ایسے ایسے متقی، پرہیزگار، محسن، صالح، اور باکمال لوگ پیدا ہوں گے جن کو دیکھ کر ساری کائنات حیران رہ جائے گی، کہ اختیار اور آزادی ہونے کے بعد بھی یہ بندہ اللہ کا کیسا سچا اور پکا فرمابردار ہے۔ اپنے نفس کو کس طرح اپنے قابو میں رکھے ہوئے ہے، کہ شیطان ہزار کوشش کے بعد بھی اس کو بہکانے میں ناکام اور نامراد ہے، اور یہی بات ہے جو کہ بارے میں شیطان نے کہا تھا کہ تیرے بندوں پر میرا بس نہیں چلے گا، اور اللہ نے بھی کہا تھا کہ میرے بندوں پر تیرا بس نہیں چلے گا۔

جس طرح انسان لوہے کو دیکھتا ہے کہ جب وہ فیکڑی سے نکل کر آتا ہے تو کیسے چمکتا رہتا ہے، لیکن آہستہ آہستہ اس پر زنگ لگنا شروع ہو جاتا ہے اور وہ غلیظ بن جاتا ہے۔ جب اُسے کوئی سامان بنایا جاتا ہے تو اس پر پرائمر لگایا جاتا ہے تاکہ وہ دوبارہ زنگ اُس پر نہ لگ سکے اور پھر پینٹ کر کے حسین بنا دیا جاتا ہے۔ اس طرح قرآن کہتا ہے یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے نفس کا تزکیہ کیا اور نامراد ہو گیا وہ جس نے اس کو دبا دیا۔

حد سے گزرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی طاقت، صلاحیت اور کام کرنے کی لیاقت ایک محدود دائرے کے اندر ہے۔ وہ اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں کر سکتا ہے۔ انسان کے حالات اور ماحول اگر اُس کا ساتھ نہ دیں تو وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا ہے۔ حالات اور ماحول کو بنانے اور بگاڑنے والا اللہ ہے۔ انسان کو اس معاملے میں ہمیشہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے دُعا اور فریاد کرتے رہنا چاہیے۔ لیکن انسان جب شیطان کے چکر میں پڑتا ہے اور خدا کو بھول جاتا ہے سمجھتا ہے کہ وہ حالات کے رُخ کو بھی موڑ دے گا۔ یہی اُس کا حد سے گزر جانا ہے۔

باقیات

101'

دہلا دینے والا واقعہ پیش آیا، جہاں ایک باپ اپنے بیٹے کو بچانے کی کوشش میں دریائے لیدر کی تیز لہروں میں بہہ گیا ہے۔ ہمارے نمائندے نے بتایا 42 سالہ محمد اشرف میر ولد غلام محی الدین میر، ساکن جواہر نگر سرینگر، جو پیشے کے لحاظ سے ایک نجی کمپنی میں اے سی مکینک تھے، اپنے اہل خانہ کے ہمراہ گرمی کی شدت میں اضافے کے ساتھ ہی اتوار کی چھٹی کو پہلگام میں منانے کی غرض سے پہلگام آئے تھے اس دوران دن کے ساڑھے بارہ بجے کے قریب یہ کنبہ پہلگام کے قریب لنگن بل کے مقام پر پہنچا جہاں ان کے بیٹے فہد میر کا لیدر میں پیر پھسل گیا اس دوران والد نے بیٹے کو بچانے کے لئے پانی میں چھلانگ لگائی اگر چہ انہوں نے بیٹے کو بچا لیا تاہم وہ پانی کے تیز لہروں میں گم ہوا۔ عینی شاہدین نے بتایا موقعے پر موجود مقامی لوگوں نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے بچے کو بحفاظت نکال لیا، تاہم محمد اشرف میر کو بچایا نہ جا سکا اور وہ لاپتہ ہو گئے۔ واقعے کے فوراً بعد مقامی انتظامیہ حرکت میں آئی اور ریسکیو آپریشن شروع کیا گیا۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ ڈیزاسٹر ریسپانس فورس (SDRF) کی ٹیموں کو طلب کیا گیا ہے، جب کہ مقامی رافٹنگ ٹیمیں بھی تلاش مہم میں شامل ہو گئی ہیں۔ دریا کے مختلف مقامات پر تلاش جاری ہے تا کہ لاپتہ شخص کا سراغ لگایا جا سکے۔ ادھر شمالی کشمیر کے چھان پورہ ٹنگمرگ میں بھی اتوار کے روز ایک ایسی طرح کا ایک دلخراش واقعہ پیش آیا جہاں ایک 3 سالہ ابوبکر ولد محمد یونس گھر کے نزدیک بہنے والی نہر میں ڈوب گیا۔ اس دوران مقامی لوگوں نے بتایا اگر چہ انہیں فوری طور پر ہسپتال منتقل کیا گیا تاہم ڈاکٹروں نے انہیں ہسپتال پہنچتے ہی مردہ قرار دیا۔ اس دلدوز واقعے نے علاقے کو ماتم کدے میں تبدیل کیا ہے یہاں قیامت کا منظر تھا۔ ادھر شمالی کشمیر کے ضلع بانڈی پورہ کے سرینڈر علاقے میں عبید شبیر ولد شبیر احمد اور ان کا والد شبیر احمد پانی کی تیز لہروں میں گم ہوئے ہیں اس دوران شبیر احمد کو اگر چہ بچا لیا گیا تاہم واقعے میں اس کا بیٹا پانی کے لہروں میں گم ہوا ہے جس کی تلاش بڑے پیمانے پر جاری ہے۔ بتایا جاتا ہے شبیر احمد بہتر علاج معالجہ کے لئے سرینگر منتقل کیا گیا ہے۔ سال رواں میں اب تک اس طرح کے متعدد واقعات رونما ہوئے ہیں۔ تاہم عوامی حلقے والدین کی کوتاہیوں کو زیادہ تر مورد الزام ٹھہرا رہے ہیں جو اپنے بچوں کا خیال نہیں رکھتے ہیں۔ اس دوران مقامی لوگوں نے بتایا اگر چہ انہیں فوری طور پر ہسپتال منتقل کیا گیا تاہم ڈاکٹروں نے انہیں ہسپتال پہنچتے ہی مردہ قرار دیا۔ اس دلدوز واقعے نے علاقے کو ماتم کدے میں تبدیل کیا ہے یہاں قیامت کا منظر تھا۔ ادھر شمالی کشمیر کے ضلع بانڈی پورہ کے سرینڈر علاقے میں عبید شبیر ولد شبیر احمد اور ان کا والد شبیر احمد پانی کی تیز لہروں میں گم ہوئے ہیں اس دوران شبیر احمد کو اگر چہ بچا لیا گیا تاہم واقعے میں اس کا بیٹا پانی کے لہروں میں گم ہوا ہے جس کی تلاش بڑے پیمانے پر جاری ہے۔ بتایا جاتا ہے شبیر احمد بہتر علاج معالجہ کے لئے سرینگر منتقل کیا گیا ہے۔ سال رواں میں اب تک اس طرح کے متعدد واقعات رونما ہوئے ہیں۔ تاہم عوامی حلقے والدین کی کوتاہیوں کو زیادہ تر مورد الزام ٹھہرا رہے ہیں جو اپنے بچوں کا خیال نہیں رکھتے ہیں۔

102

ور مسمار کیا گیا۔ جے کے این ایس کے مطابق سرکاری سطح پر مرتب کئے گئے اعداد و شمار میں بتایا گیا ہے کہ 11 اپریل 2026 سے 29 مئی 2026 تک جموں و کشمیر پولیس نے 923 ایف آئی آر درج کئے اور منشیات اسمگلنگ سے متعلق جرائم میں 1018 افراد کو گرفتار کیا۔ سرکاری اعداد و شمار میں مزید بتایا گیا ہے کہ اس مدت کے دوران، پولیس نے 341 کلوگرام منشیات ضبط کیں، جس میں 120 کروڑ روپے کی 12 کلو ہیروئن کے علاوہ سائیکو ٹراپک گولیوں کے 23,752 یونٹ بھی شامل ہیں۔ حکام نے بتایا کہ 50 دنوں میں 55 افراد کو نشہ آور ادویات اور سائیکو ٹراپک مادہ (PIT-NDPS) ایکٹ کے تحت منشیات اسمگلنگ کی پاداش میں گرفتار کیا گیا۔ منشیات کے نیٹ ورکس مالیاتی ڈھانچے کو ختم کرنے کے ایک حصے کے طور پر، پولیس نے 63.93 کروڑ روپے مالیت کی 89 غیر منقولہ جائیدادیں ضبط کیں اور 19.77 کروڑ روپے کی مالیت کی 63 جائیدادوں کو مسمار کر دیا، یعنی مجموعی مالیت 83 کروڑ روپے سے زیادہ کی منشیات سے منسلک اثاثوں کے خلاف کارروائی کی گئی۔ حکام نے اس آپریشن کو ایک بڑے پیمانے پر، لوگوں پر مبنی مہم کے طور پر بیان کیا جس نے مجرموں اور متعلقہ مالیاتی ڈھانچے دونوں کو نشانہ بنا کر منشیات کی اسمگلنگ کے نیٹ ورکس اور منشیات کی دہشت گردی پر دوہرا حملہ کیا ہے۔ ایک سینئر اہلکار نے کہا کہ عوامی شمولیت و تعاون نے نہ صرف جموں و کشمیر میں منشیات کی اسمگلنگ اور پیڈلنگ کے ماحولیاتی نظام کو تباہ کرنے میں مدد کی ہے، بلکہ مرکز کے زیر انتظام علاقے میں دہشت گردی کی مالی اعانت کو بھی روک دیا ہے،، انہوں نے مزید کہا کہ یہ لیفٹیننٹ گورنر کے ذہن کی اختراع تھی کہ وہ منشیات کی دہشت گردی اور منشیات کی لعنت پر کثیر جہتی حملہ شروع کرے۔ غلطی کرنے والے ادویات فروشوں اور منشیات فروشوں کیخلاف کارروائی شروع کی گئی، 120 لائسنسوں کو تعزیری کارروائی کا سامنا ہے، جن میں 118 لائسنسوں کی معطلی اور 2 کی منسوخی شامل ہے۔ حکام نے 668 ڈرائیونگ لائسنس اور 13 گاڑیوں کے رجسٹریشن سرٹیفکیٹس کو بھی معطل یا منسوخ کیا، جبکہ منشیات کے جرائم سے منسلک 124 افراد کے پاسپورٹ ضبط کرنے کی سفارش کی گئی۔ 100 روزہ مہم کے تحت عوامی بیداری اور آگاہی مہم بھی تیز کر دی گئی ہے۔ عہدیداروں نے بتایا کہ جموں و کشمیر میں 16.37 لاکھ سے زیادہ بیداری کے پروگرام منعقد کیے گئے، جس میں ایک کروڑ سے زیادہ لوگوں نے شرکت کی۔ ذہنی صحت اور مشاورتی خدمات کو ٹیلی مانس اقدام کے ذریعے مضبوط کیا گیا، جس میں 3572 کالیں موصول ہوئیں جن میں دماغی صحت اور منشیات کے استعمال سے متعلق مدد طلب کی گئی۔ بحالی کی کوششوں پر روشنی ڈالتے ہوئے، حکام نے کہا کہ محکمہ صحت کے زیر انتظام ڈیڈکشن سہولیات نے مہم کے دوران 58,603 مریضوں کی دیکھ بھال کی گئی۔ ان میں سے 58,138 متاثرہ افراد نے او پی ڈی خدمات حاصل کیں، 465 متاثرہ افراد یا داخل مریضوں کا علاج کیا گیا اور 192 صحت یاب ہوئے اور انہیں چھٹی دے دی گئی۔ محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام بحالی مراکز نے 634 مریضوں کو علاج معالجہ اور 1055 افراد کو کونسلنگ فراہم کی جبکہ 29 مریض کامیابی سے صحت یاب ہو گئے۔ پولیس کے زیر انتظام مشاورت اور بحالی کے پروگراموں میں 451 مریضوں کو رجسٹر کیا گیا، 786 افراد کی کونسلنگ کی گئی اور 138 مریضوں کی بازیابی ریکارڈ کی گئی۔ لیفٹیننٹ گورنر نے جموں خطہ کے 10 اضلاع اور وادی کشمیر کے 7 اضلاع میں 'پدیاترا' کی قیادت کی، جس میں 3 سے 4 لاکھ لوگوں نے شرکت کی۔ ان تقریبات کے دوران جموں اور سری نگر میں سب سے زیادہ لوگ دیکھنے میں آئے۔ آؤٹ ریچ کے دوران اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے، لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ یہ مہم اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ مرکز کے زیر انتظام علاقے میں ہر منشیات کے اسمگلر اور نشہ آور دہشت گرد کو انصاف کے کٹہرے میں نہیں لایا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ منشیات کی سپلائی کی چھپی ہوئی زنجیروں کا پتہ لگایا جا رہا ہے اور انہیں ختم کیا جا رہا ہے، جبکہ کئی دہائیوں سے کام کرنے والے کارٹیلز کو ختم کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جموں و کشمیر انسانی مصائب سے فائدہ اٹھانے والوں کے لیے محفوظ پناہ گاہ نہیں ہوگا۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ نگرانی اور ادارہ جاتی نگرانی کو بھی مضبوط کیا گیا ہے۔ حکام نے 6436 ادویات فروشی کے دکانات کو چیک کیا 6881 سی سی ٹی وی کیمرے لگائے اور 2127 اسکولوں اور ہسپتالوں کا معائنہ کیا گیا تاکہ تعلیمی اداروں اور دیگر حساس مقامات کے قریب منشیات کی گردش کو روکا جا سکے۔ انٹیلی جنس کی زیر قیادت آپریشنز بھی تیز کیے گئے، 386 مشتبہ افراد سے تفتیش کی گئی، 3045 منشیات فروشوں اور سمگلروں کی نشاندہی کی گئی اور 36 ایسے ملزمان کو PIT-NDPS ایکٹ کے تحت حراست میں لیا گیا۔ (ایجنسیاں)

103

مطابق من کی بات کے پروگرام میں وزیر اعظم نے اپنے ماہانہ ریڈیو پروگرام میں ملک بھر میں جاری شدید گرمی اور بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کے پیش نظر عوام سے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے بیشتر حصوں میں درجہ حرارت غیر معمولی حد تک بڑھ رہا ہے، اس لیے لوگوں کو اپنی صحت کا خاص خیال رکھنا چاہیے اور پانی کی کمی سے بچنے کے لیے مناسب مقدار میں پانی پینا چاہیے۔ وزیر اعظم نے کہا، ''شدید گرمی کے دوران جسم کو ہائیڈریٹ رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ اگر آپ کو دھوپ میں باہر جانا پڑے تو پوری احتیاط کے ساتھ نکلیں اور تمام ضروری حفاظتی اقدامات اختیار کریں۔'' انہوں نے عوام سے کہا کہ وقفے وقفے سے پانی پیتے رہیں اور گرمی سے متعلق مختلف سرکاری محکموں کی جانب سے جاری کردہ ہدایات پر بھی عمل کریں۔ وزیر اعظم مودی نے یاد دلایا کہ گزشتہ ہفتے بھی انہوں نے شہریوں سے اپیل کی تھی کہ شدید گرمی کے دوران زیادہ سے زیادہ احتیاط برتی جائے کیونکہ ایسے موسم میں پانی کی مناسب مقدار جسم کو محفوظ رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اپنے خطاب میں وزیر اعظم نے گرمیوں کے موسم میں آم کی مقبولیت کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ شاید ہی کوئی ایسا گھر ہو جہاں اس موسم میں آموں کی بات نہ ہوتی ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے ہر خطے کا اپنا منفرد آم اور اس کی مخصوص خوشبو ہے۔ مہاراشٹر کا ہاپس یا الفانسو آم، گجرات کا کیسر آم، اتر پردیش کا دسہری اور بنارس کا لنگڑا آم اپنی الگ شناخت رکھتے ہیں، جبکہ بہار کے آموں کی خوشبو دور دور تک محسوس کی جا سکتی ہے۔ چوسا اور مالدہ جیسے آم بھی لوگوں کی یادوں سے جڑے ہوئے ہیں۔ وزیر اعظم نے مزید کہا کہ جنوبی ہندوستان میں بنگن پلی، توتا پوری، نیلم اور مالگووا جیسی اقسام پائی جاتی ہیں، جبکہ مغربی بنگال کا ہم ساگر اور اڈیشہ و آندھرا پردیش کا سورن ریکھا آم بھی خاص شہرت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''جگہ بدلتی ہے تو آم کی شکل، رنگ اور ذائقہ بھی بدل جاتا ہے، لیکن اس کی مقبولیت برقرار رہتی ہے۔ آج آم کا یہ سفر دیہات سے نکل کر عالمی منڈیوں تک پہنچ چکا ہے۔ اور گرمی سے متعلق مختلف سرکاری محکموں کی جانب سے جاری کردہ ہدایات پر بھی عمل کریں۔ وزیر اعظم مودی نے یاد دلایا کہ گزشتہ ہفتے بھی انہوں نے شہریوں سے اپیل کی تھی کہ شدید گرمی کے دوران زیادہ سے زیادہ احتیاط برتی جائے کیونکہ ایسے موسم میں پانی کی مناسب مقدار جسم کو محفوظ رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اپنے خطاب میں وزیر اعظم نے گرمیوں کے موسم میں آم کی مقبولیت کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ شاید ہی کوئی ایسا گھر ہو جہاں اس موسم میں آموں کی بات نہ ہوتی ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے ہر خطے کا اپنا منفرد آم اور اس کی مخصوص خوشبو ہے۔ مہاراشٹر کا ہاپس یا الفانسو آم، گجرات کا کیسر آم، اتر پردیش کا دسہری اور بنارس کا لنگڑا آم اپنی الگ شناخت رکھتے ہیں، جبکہ بہار کے آموں کی خوشبو دور دور تک محسوس کی جا سکتی ہے۔ چوسا اور مالدہ جیسے آم بھی لوگوں کی یادوں سے جڑے ہوئے ہیں۔ وزیر اعظم نے مزید کہا کہ جنوبی ہندوستان میں بنگن پلی، توتا پوری، نیلم اور مالگووا جیسی اقسام پائی جاتی ہیں، جبکہ مغربی بنگال کا ہم ساگر اور اڈیشہ و آندھرا پردیش کا سورن ریکھا آم بھی خاص شہرت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''جگہ بدلتی ہے تو آم کی شکل، رنگ اور ذائقہ بھی بدل جاتا ہے، لیکن اس کی مقبولیت برقرار رہتی ہے۔ آج آم کا یہ سفر دیہات سے نکل کر عالمی منڈیوں تک پہنچ چکا ہے۔

104

قومی سلامتی کونسل سیکرٹریٹ (این ایس سی ایس) میں ملٹری ایڈوائزر کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ وہ گزشتہ سال 31 جولائی کو وائس چیف آف آرمی سٹاف کے عہدے سے ریٹائر ہوئے تھے۔ سینئر فوجی افسر جنرل راجہ سبرامانی نے چارج سنبھالنے کے فوراً بعد کہا کہ مسلح افواج کی تبدیلی اور تنظیمی اصلاحات کو سہ فریقی ہم آہنگی اور انضمام کو بڑھانے کیلئے ان کی بنیادی توجہ ہوگی۔ انہوں نے ایک مختصر میڈیا بیان میں کہا کہ ہم اپنی مسلح افواج میں دیسی ہتھیاروں کی ترقی، شمولیت اور انضمام کو تیز کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری مسلح افواج نے اپنے قومی مفادات کے تحفظ کے لیے مسلسل پیشہ ورانہ مہارت اور آپریشنل فیصلہ کن صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔ جنرل این ایس راجہ سبرامانی نے کہا کہ ہم اپنے ملک کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے تحفظ کے لیے پرعزم ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں ہندوستان کے شہریوں کو یقین دلاتا ہوں کہ مسلح افواج لگن، حوصلے، عزت اور پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ ملک کی خدمت کرتی رہیں گی۔ جنرل سبرامانی نے یہ بھی نوٹ کیا کہ وہ مسلح افواج میں دیسی ہتھیاروں کے نظام کی ترقی، شمولیت اور انضمام کو تیز کرنے کی سمت میں بھی کام کریں گے۔ چیف آف ڈیفنس اسٹاف کے طور پر، جنرل سبرامانی کا بنیادی کام مربوط فوجی کمانڈز کو رول آؤٹ کر کے تھیٹرائزیشن ماڈل کو نافذ کرنا ہوگا۔ 40 سال پر محیط اپنے شاندار کیریئر میں، جنرل سبرامانی نے تنازعات اور خطوں کی پروفائلز کے وسیع میدان میں خدمات انجام دیں اور کمانڈ، اسٹاف اور انسٹرکشنل تقرریوں کی میزبانی کی۔ انہوں نے یکم جولائی 2024 سے 31 جولائی 2025 تک وائس چیف آف آرمی اسٹاف کے طور پر خدمات انجام دیں اور مارچ 2023 سے جون 2024 تک سینٹرل کمانڈ کے جنرل آفیسر کمانڈنگ انچیف رہے۔ جنرل سبرامانی نیشنل ڈیفنس اکیڈمی اور انڈین ملٹری اکیڈمی سے گریجویٹ ہے۔ انہیں 14 دسمبر 1985 کو گڑھوال رائفلز کی آٹھویں بٹالین میں کمیشن ملا تھا۔ جنرل سبرامانی جوائنٹ سروسز کمانڈ اینڈ اسٹاف کالج، بریکنیل (یو کے) اور نیشنل ڈیفنس کالج، نئی دہلی کے سابق طالب علم ہیں۔ انہوں نے کنگز کالج لندن سے ماسٹر آف آرٹس کی ڈگری حاصل کی اور مدراس یونیورسٹی سے ڈیفنس اسٹڈیز میں ایم فل کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے آپریشن رائنو کے ایک حصے کے طور پر آسام میں انسداد بغاوت کی کارروائیوں میں 16 گڑھوال رائفلز، جموں و کشمیر میں 168 انفنٹری بریگیڈ اور سنٹرل سیکٹر میں 17 ماؤنٹین ڈویژن کو چیلنجنگ آپریشنل ماحول کے دوران کمانڈ کیا۔ اس نے مغربی محاذ پر ہندوستانی فوج کی ایک پریمیئر اسٹرائیک کور سمیت دو کور کی کمانڈ کر کے بھی خود کو ممتاز کیا۔ جنرل سبرامانی کے عملے اور تدریسی کاموں میں ایک ماؤنٹین بریگیڈ کے بریگیڈ میجر، قازقستان میں دفاعی اتاشی، ملٹری سکریٹری کی برانچ میں اسسٹنٹ ملٹری سکریٹری، جموں و کشمیر میں راشٹریہ رائفلز سیکٹر کے ڈپٹی کمانڈر، اور وزارت دفاع کے انٹیگریٹڈ ہیڈکوارٹر میں ملٹری انٹیلی جنس کے ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل شامل ہیں۔ وہ ایسٹرن کمانڈ میں بریگیڈیئر جنرل اسٹاف (آپریشنز)، ڈیفنس سروسز اسٹاف کالج ویلنگٹن میں چیف انسٹرکٹر (آرمی) اور ہیڈ کوارٹر ناردرن کمانڈ میں چیف آف اسٹاف کے عہدوں پر بھی فائز رہے۔ ان کی نمایاں خدمات کے لئے، جنرل آفیسر کو پرم وششٹ سیوا میڈل، اتی وششٹ سیوا میڈل، سینا میڈل، اور وششٹ سیوا میڈل سے نوازا گیا ہے۔ (ایجنسیاں)

105

تبدیلی لاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ کی بنیادی ترجیح تمام علاقوں کی مساوی ترقی ہے جبکہ لوگوں کو بنیادی سہولیات تک آسان رسائی فراہم کرنے پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ سپیکر موصوف نے کہا، ''حکومت عوام کو اعلیٰ معیار کی بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لئے پرعزم ہے۔ ہمارے بنیادی ترجیحی شعبے صحت، سڑکیں، تعلیم، بجلی اور صاف پینے کا پانی کو توجہ دی جا رہی ہے۔ اس این ٹی پی ایچ سی کا افتتاح ہمارے عزم کا ثبوت ہے کہ کوئی بھی شہری بنیادی طبی نگہداشت کے لئے دور دراز کا سفر نہ کرنا پڑے۔'' انہوں نے 1979-80 میں اس ہیلتھ سینٹر کے قیام کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ یہ معاشرے کے دور دراز، پسماندہ اور کمزور طبقات کے لئے کام کرنے کا عہد کیا تھا۔ سپیکر موصوف نے کہا، ''آج میں دیکھ رہا ہوں کہ اس حلقہ انتخاب کے ہر گوشے تک سڑکیں، پینے کا پانی، صحت سہولیات، بجلی اور تعلیم پہنچ چکی ہیں اور لوگ ان سہولیات سے اپنی ویلفیئر پر مستفید ہو رہے ہیں۔'' انہوں نے مزید مختلف سرکاری سکیموں کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ ان منصوبوں میں فعال شرکت کریں اور ان سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ انہوں نے کمیونٹی کو یقین دلایا کہ حکومت جامع ترقی کو یقینی بنانے اور عام شہریوں کے مجموعی معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لئے بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں میں تیزی لاتی رہے گی۔ ڈھانچے کے منصوبوں میں تیزی لاتی رہے گی انہوں نے کمیونٹی کو یقین دلایا کہ حکومت جامع ترقی کو یقینی بنانے اور عام شہریوں کے مجموعی معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لئے بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں میں تیزی لاتی رہے گی تقریب میں چیف میڈیکل آفیسر بڈگام، سینئر انتظامی افسران، ممتاز شہریوں اور محکمہ صحت کے نمائندوں نے شرکت کی۔ شرکاء نے اس اقدام کو دیہی اور نیم شہری علاقوں میں صحت خدمات کی فراہمی کو مضبوط بنانے کی جانب ایک تاریخی قدم قرار دیا۔

106

الزام لگایا کہ عبداللہ خاندان نے عوامی مفادات پر سیاسی اقتدار کو ترجیح دی اور دعویٰ کیا کہ نیشنل کانفرنس کی قیادت کسی بھی حالت میں عہدہ چھوڑنے کو تیار نہیں ہے۔ انہوں نے ریاست کی بحالی کے بارے میں نیشنل کانفرنس کے موقف پر بھی تنقید کی، اور الزام لگایا کہ پارٹی کی بنیادی فکر جموں و کشمیر کے آئینی حقوق کو حاصل کرنے کے بجائے سیاسی مراعات کو برقرار رکھنا ہے۔ نیشنل کانفرنس اور پی ڈی پی کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے دونوں علاقائی پارٹیوں پر الزام لگایا کہ وہ اپنی اپنی قیادتوں کو اقتدار میں رکھنے کے مقصد سے سیاست کر رہے ہیں۔ ان کا یہ تبصرہ چیف منسٹر عمر عبداللہ کی طرف سے نیشنل کانفرنس کے قانون سازوں کے ساتھ بلائی گئی میٹنگ سے پہلے آیا ہے۔ شرما نے دعویٰ کیا کہ یہ میٹنگ پارٹی کے اندرونی اختلافات کو عام ہونے سے روکنے کے لیے منعقد کی گئی تھی۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے اس میٹنگ سے اب کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ حالانکہ انہوں نے مبینہ اختلافات کی نوعیت کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔، انہوں نے دونوں علاقائی پارٹیوں پر الزام لگایا کہ وہ اپنی قیادتوں کو اقتدار میں رکھنے کے مقصد سے سیاست کر رہے ہیں۔ ان کا یہ تبصرہ چیف منسٹر عمر عبداللہ کی طرف سے نیشنل کانفرنس کے قانون سازوں کے ساتھ بلائی گئی میٹنگ سے پہلے آیا ہے۔ شرما نے دعویٰ کیا کہ یہ میٹنگ پارٹی کے اندرونی اختلافات کو عام ہونے سے روکنے کے لیے منعقد کی گئی تھی۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے اس میٹنگ سے اب کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ حالانکہ انہوں نے مبینہ اختلافات کی نوعیت کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔

آئی جی پی کشمیر کیلئے ڈیپوٹیشن رولز میں نرمی

وی کے بردی کیلئے تازہ مرکزی اسائنمنٹ کا راستہ صاف

سری نگر،۳۱، مئی // جے کے این ایس // ایک اہم انتظامی پیشرفت میں، مرکزی حکومت نے انسپکٹر جنرل آف پولیس (آئی جی پی) کشمیر، وی کے بردی کیلئے لازمی کولنگ آف پیریڈ میں نرمی کی ہے۔ جس کے باعث مقررہ وقت سے پہلے مرکزی حکومت کے اسائنمنٹ کیلئے سینئر پولیس افسر کی نئی ڈیپوٹیشن کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔ جے کے این ایس مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق کابینہ کی تقرری کمیٹی (اے سی سی) کے منظور کردہ ایک سرکاری حکم کے مطابق، 2003 بیچ کے AGMUT کیڈر کے آئی پی ایس افسر وی کے بردی کے لئے کولنگ آف کی شرط سے استثنیٰ کیلئے وزارت داخلہ کی پیش کردہ تجویز کو قبول کر لیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ بردی کو اس قابل بناتا ہے کہ وی کے بردی اپنے پیرنٹ کیڈر میں مقررہ کولنگ آف مدت کے بقیہ کو مکمل کیے بغیر نئی مرکزی پوسٹنگ کے لیے اہل ہو جائیگی۔ وی کے بردی اپنے پیرنٹ کیڈر میں مقررہ کولنگ آف مدت کے بقیہ کو مکمل کیے بغیر نئی مرکزی پوسٹنگ کے لیے اہل ہو جائے۔ موجودہ ڈیپوٹیشن کے اصولوں کے تحت، مرکزی اسائنمنٹس سے واپس آنے والے افسران کو عام طور پر حکومت ہند میں ایک اور ڈیپوٹیشن کیلئے غور کرنے سے پہلے اپنے پیرنٹ کیڈر میں 3 سال کی مدت ملازمت کرنی ہوگی۔ وی کے بردی سنٹرل ریزرو پولیس فورس کیساتھ خدمات انجام دینے کے بعد ستمبر 2023 میں جموں و کشمیر واپس آئے تھے اور اکتوبر 2023 میں باقاعدہ طور پر AGMUT کیڈر میں دوبارہ شامل ہوئے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے انسپکٹر جنرل آف پولیس (آئی جی پی) کشمیر کے طور پر چارج سنبھالا، جہاں وہ پوری وادی میں پولیسنگ اور سیکورٹی آپریشنز کی نگرانی کر رہے ہیں۔ مروجہ قوانین کے مطابق، بردی کا کولنگ آف پیریڈ اکتوبر 2026 میں ختم ہونا تھا۔ تاہم، مرکز کے تازہ ترین فیصلے نے اس شرط کو ختم کر دیا ہے، جس سے اسے قومی سطح پر ایک نئی اسائنمنٹ کے لیے فوری طور پر غور کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اگرچہ ان کی اگلی پوسٹنگ کے بارے میں کوئی باضابطہ اعلان نہیں کیا گیا ہے، لیکن انتظامی حلقے اس اقدام کو مرکزی حکومت کے تحت ایک اہم عہدے پر بردی کی ممکنہ شمولیت کے مضبوط اشارے کے طور پر دیکھتے ہیں۔ سیکورٹی اور قانون کے نفاذ میں وسیع تجربہ رکھنے والے ایک تجربہ کار پولیس افسر، بردی نے اپنے کیریئر کے دوران کئی اہم ذمہ داریاں سنبھالی ہیں اور ان کا شمار اس وقت جموں و کشمیر میں خدمات

نائب وزیر اعلیٰ نے گریٹر کیلاش جموں میں تعمیر شدہ ڈبل لین پُل کا اِفتتاح کیا

کہا، حکومت نے جموں وکشمیر میں مضبوط زمینی رابطہ نظام کے قیام پر توجہ مرکوز کی ہے

جموں سرانفو، نائب وزیر اعلیٰ سریندر کمار چودھری نے آج جموں کے گریٹر کیلاش علاقے میں نالہ پر تعمیر شدہ ڈبل لین پل کا افتتاح کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت جموں و کشمیر بھر میں مضبوط اور مؤثر زمینی رابطہ نظام قائم کرنے کے لئے پرعزم ہے اور اس مقصد پر توجہ مرکوز کر رہی ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس پل کا افتتاح شہری رابطوں کو مضبوط بنانے اور خطے میں عوامی بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ نئے تعمیر شدہ پل سے ہموار آمد و رفت، ٹریفک کی روانی میں بہتری اور گریٹر کیلاش سمیت ملحقہ علاقوں کے رہائشیوں کو سہولت فراہم ہوگی۔ یہ منصوبہ علاقے میں رسائی کو بہتر بنانے اور بڑھتی ہوئی ٹرانسپورٹ ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مکمل کیا گیا ہے۔ اس

موقعہ پر نائب وزیر اعلیٰ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت جموں و کشمیر میں مضبوط، جامع اور عوام دوست ترقی کو یقینی بنانے کے لئے پرعزم ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانا حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے کیوں کہ یہ لوگوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے اور سماجی و اقتصادی ترقی کو تیز کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا، ''حکومت دیرپا اور جدید بنیادی ڈھانچے کی تعمیر پر توجہ مرکوز کر رہی ہے جس سے براہ راست عوام کو فائدہ پہنچیں جس سے براہ راست عوام کو فائدہ پہنچے۔ اس نوعیت کے منصوبے نہ صرف رابطہ نظام کو بہتر بناتے ہیں بلکہ خطے کی مجموعی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔'' نائب وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ حکومت عوام کی توقعات پر پورا اترنے اور جموں و کشمیر میں متوازن ترقی کو فروغ دینے کے لئے سڑکوں کے میٹ ورک، پلوں اور دیگر ضروری عوامی بنیادی ڈھانچے کی بہتری کے لئے مسلسل کوششیں اور اقدامات کر رہی ہے۔ اس موقعہ پر چیف انجینئر روڈز اینڈ بلڈنگز (آر اینڈ بی) اور محکمہ کے دیگر سینئر افسران بھی موجود تھے۔ انہوں نے نائب وزیر اعلیٰ کو منصوبے کے تکنیکی پہلوؤں اور علاقے میں جاری دیگر بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کے بارے میں تفصیلی جانکاری دی۔ مقامی باشندوں نے پل کی تکمیل پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے شہری بنیادی ڈھانچے اور عوامی سہولیات کی بہتری کے لئے حکومت کی کوششوں کو سراہا۔

بی او پی اِی اِی نے بی فارمیسی

اور ڈی فارمیسی کورسز 2026 کیلئے کامن اَنٹرنس ٹیسٹ کا اِنعقاد کیا

سری نگر // انفو // جموں و کشمیر بورڈ آف پروفیشنل انٹرنس ایگزامینیشنز (جے کے بی او پی ای ای) نے جموں اور کشمیر کے سینٹروں میں تعلیمی سیشن 2026-27 کے لئے بی فارمیسی اور ڈی فارمیسی کورسز 2026 کے کامن انٹرنس ٹیسٹ (سی ای ٹی) کا انعقاد کیا۔ یہ ٹیسٹ صوبہ کشمیر میں یونیورسٹی آف کشمیر سری نگر جبکہ صوبہ جموں میں گورنمنٹ کالج فار وومن گاندھی نگر جموں میں منعقد ہوا جس میں جموں و کشمیر بھر سے مجموعی طور پر 1,684 اُمیدواروں نے شرکت کی۔ انٹرنس ٹیسٹ کے پُر امن اور احسن انعقاد کو یقینی بنانے کے لئے متعلقہ اداروں اور کالجوں کی انتظامیہ اور قانون عملانے والے اداروں کے تعاون سے تمام ضروری انتظامات کئے گئے۔ یہ انتظامات چیئرپرسن جے کے بی او پی ای ای کی پروفیسر مینو مہاجن کی رہنمائی میں انجام دیئے گئے۔ امتحان کے دوران متعلقہ اداروں اور کالجوں کے عملے کی مستعد نگرانی کے باعث کسی بھی ناخوشگوار یا غیر منصفانہ واقعے کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ چیئرپرسن، بورڈ کے اراکین، سیکرٹری، کنٹرولر امتحانات اور جے کے بی او پی ای ای کے دیگر افسران نے جموں اور سری نگر میں کامن انٹرنس ٹیسٹ کی مسلسل نگرانی کی۔ اُنہوں نے امتحان کے احسن اور کامیاب انعقاد پر متعلقہ اداروں اور کالجوں کے عملے کے علاوہ ضلعی ہیڈ کوارٹروں میں ضلع ترقیاتی کمشنروں کی مجموعی نگرانی میں تعینات عملے کا شکریہ ادا کیا۔ امتحان کے دوران متعلقہ اداروں اور کالجوں کے عملے کی مستعد نگرانی کے باعث کسی بھی ناخوشگوار یا غیر منصفانہ واقعے کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ چیئرپرسن، بورڈ کے اراکین، سیکرٹری، کنٹرولر امتحانات اور جے کے بی او پی ای ای کے دیگر افسران نے جموں اور سری نگر میں کامن انٹرنس ٹیسٹ کی مسلسل نگرانی کی۔

3 جون کو نیشنل کانفرنس قانون سازوں کی میٹنگ پر نظریں مرکوز

کیا کوئی بڑا سیاسی بادل پھٹنے والا ہے

وزیر اعلیٰ کے 6 مئی کے بیان کی روشنی میں میٹنگ کی خاص اہمیت

سری نگر،۳۱ مئی // جے کے این ایس // وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے 3 جون کو حکمران جماعت نیشنل کانفرنس کے قانون سازوں کیساتھ ایک اہم میٹنگ طلب کی ہے، جس میں ریاستی حیثیت کی بحالی میں تاخیر اور دوہری حکمرانی سمیت اہم مسائل و معاملات پر تبادلہ خیال متوقع ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق 6 مئی 2026 کو جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے عید الاضحیٰ کے بعد ایک بڑے سیاسی بیان کا اشارہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ وہ فی الحال پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ ٹنگمرگ میں خطاب کرتے ہوئے عمر عبداللہ نے کہا تھا کہ میں بادل کے پھٹنے کی طرح پھٹنا چاہتا ہوں لیکن انہوں نے ساتھ ہی کہا تھا کہ یہ موقع سیاسی تبصروں کیلئے موزوں نہیں۔ ذرائع کا کہنا تھا کہ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ عید کے بعد کسی بڑے اجتماع سے خطاب کر سکتے ہیں، جس میں کوئی بڑا سیاسی اعلان ہو سکتا ہے۔ اب جبکہ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے اپنی جماعت نیشنل کانفرنس کے قانون سازوں کیساتھ 3 جون کو ایک اہم میٹنگ طلب کی ہے، تو سیاسی قیاس آرائیوں کا بازار گرم ہو رہا ہے اور سیاسی تجزیہ کسی بڑے سیاسی اعلان کی توقع کر رہے ہیں۔ نیشنل کانفرنس کے ایک لیڈر نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ ہاں 3 جون کو وزیر اعلیٰ نے نیشنل کانفرنس کے قانون سازوں کیساتھ ایک اہم میٹنگ طلب کی ہے، جس میں ریاستی حیثیت کی بحالی میں تاخیر اور دوہری حکمرانی سمیت اہم مسائل و معاملات پر تبادلہ خیال متوقع ہے۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن
سرینگر

ادھیڑعمری میں زیادہ پانی پینے سے بڑھاپے میں دل توانا رہتا ہے، تحقیق

پانی کی کمی ہارٹ فیل اور پٹھوں کی کمزوری کی وجہ بن سکتی ہے

ڈنھیسڈا: یورپی ماہرین نے کہا ہے کہ اگرآپ اپنے قلب کو تندرست اور توانا رکھنا چاہتے ہیں تو پانی کی وافر مقدار کی عادت اپنائیں جو عمر بھر دل کو بہترین حالت میں رکھ سکتی ہے۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ اور دیگر یورپی ممالک کے ماہرین نے ایک تحقیق کے بعد کہاہے کہ بالخصوص ہارٹ فیل کی کیفیت سے بچنا ہے تو پانی کے زائد استعمال کو اپنی عادت میں شامل کرلیں۔ اس کیفیت دل بتدریج کمزور ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ ہارٹ فیل میں دل میں خون پمپ کرنے کی صلاحیت کمزور ہوجاتی ہے اور معمولاتِ زندگی شدید متاثر ہونے لگتے ہیں۔ یورپی ہارٹ جرنل میں شائع رپورٹ کے مطابق پوری زندگی مائعات بالخصوص پانی کا وافر استعمال مستقبل میں امراضِ قلب سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس سے قبل نمک کی کم مقدار کو بھی اسی زمرے میں شامل کیا گیا تھا لیکن اب امریکہ میں نیشنل ہیلتھ انسٹی ٹیوٹس (این آئی ایچ) کی ماہرِ قلب نتالیا دمیتری والے اپنی تحقیق میں پانی کی کمی بیشی اور قلب کے پٹھوں (مسلز) کی سختی کے درمیان تعلق دریافت کیا ہے۔ انہوں نے **45** سے **66** سال کے **15000** مرد وزن کا جائزہ لیا ہے جو **1987** سے **89** تک شریانوں کی سختی یعنی آرتھیوسکلیروسس کے خطرے سے دوچار افراد کا بھرپور جائزہ لیا ہے۔ اس کے بعد اگلے **25** برس تک ان میں ہسپتال جانے اور طبی امداد کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔ اس مطالعے میں تمام شرکا میں پانی پینے کی عادت کو بطورِ خاص شامل کیا گیا تھا۔ شروع میں کسی بھی فرد میں ذیابیطس، موٹاپے اور ہارٹ فیلیئر سمیت امراضِ قلب کے آثار نہ تھے۔ آگے چل کر کل **1366** یعنی **11** فیصد افراد دل کے کسی نہ کسی مرض میں گرفتار ہوگئے تھے۔ ایک جانب سے شرکا سے پانی پینے کے متعلق پوچھا گیا تو دوسری جانب جسم میں سیرم سوڈیئم کی پیمائش کی گئی کیونکہ پانی کم پینے سے جسم میں سوڈیئم کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور امراضِ قلب کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے جن میں ہارٹ فیل ہونا اور دل کے پٹھوں کے موٹا اور پتلا ہونے کے امراض شامل ہیں۔ معلوم ہوا کہ جن افراد میں درمیانی عمر میں سیرم سوڈیئم کی مقدار **135** تا **146** ملی ایکوی ویلنٹس فی لیٹر کی نارمل حد سے کم تھی ان میں دل کے امراض کا خطرہ بتدریج اتنا ہی زیادہ دیکھا گیا یعنی ایک فیصد سیرم سوڈیئم بڑھنے سے ہارٹ فیل کا خطرہ **5** فیصد تک بڑھ سکتا ہے۔ پھر **70** سے **90** برس کے **5000** افراد کا بطورِ خاص مطالعہ کیا گیا تو درمیانی عمر میں اگر ان میں ملی ایکوی ویلنٹس فی لیٹر کی شرح **142.5** سے **143** تک رہی تو ان میں ہائی وینٹریکل کی خرابی یا ہائپرٹروفی کا خطرہ **62** فیصد تک بڑھا ہوا دیکھا گیا۔ یہ تمام کیفیات دل کو کمزور کرتی ہے اور تندرست شخص کو ہارٹ فیل ہونے کی جانب دھکیلتی ہیں۔ اسی بنا پر ماہرین نے زور دے کر کہاہے کہ اگرآپ امراضِ قلب اور بالخصوص ہارٹ فیل سے بچنا چاہتے ہیں تو **40** سال عمر کے بعد سے ہی پانی کی مقدار بڑھادیں تاکہ اگلے عشروں تک آپ کا دل توانا رہ سکے۔

گٹھیا کی عام دوا گنج پن کے علاج میں مؤثر ثابت

گٹھیا کی ایک غیر معمولی دوا ایلوپیشیا یا گنج پن سے کو بھی دور کرسکتی ہے، ییل یونیورسٹی نے یہ تصاویر جاری کی ہے جن میں بائیں جانب کی تصاویر میں ہیری سیٹی نب کا اثر واضح دیکھا جاسکتا ہے

نیویارک: گٹھیا اور جوڑوں کے درد کی ایک عام دوا کو جب گنج پن کی ایک قسم کے شکار مریضوں پر آزمایا گیا تو دو تہائی افراد کو اس کا فائدہ ہوا ہے۔ ہیری سیٹی نب ایک عام دوا ہے جسے جوڑوں کے درد کے مریض استعمال کرتے ہیں۔ اس دوا کی ایک اور تاثیر سامنے آئی ہے کہ یہ ایک طرح کے آٹو امیون مرض 'ایلوپیشیا آریاٹا' کا علاج کرسکتی ہے جس میں جگہ جگہ بالوں کے درمیان گنج پن پیدا ہوجاتا ہے۔ واضح رہے کہ ایلوپیشیا میں جسم کا اپنا مدافعتی نظام ہی اس بیماری کو پیدا کرتا ہے۔ صرف امریکا میں ہی ہر سال دو لاکھ سے زائد افراد ایلوپیشیا کے شکار ہوتے ہیں اور بھرے بالوں سے جگہ جگہ ان کے سر کے بال اڑنے لگتے ہیں۔ اس کیعلاوہ بھنووں اور پلکوں کے بال بھی متاثر ہوتے ہیں۔ اب تک اس کی کوئی مؤثر دوا سامنے نہیں آسکی ہے۔ واضح رہے کہ خود جوڑوں کا درد (آرتھرائٹس) بھی آٹو امیون مرض کی ایک قسم ہے۔ ایک تجربے میں ییل یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے درجنوں افراد کو بھرتی کیا جو گنج پن کے شکار تھا۔ انہیں تین گروہوں میں تقسیم کرکے ایک کو چار ملی گرام، دوسرے گروپ کو دو ملی گرام اور تیسرے گروہ کو محض ایک فرضی دوا کھلائی گی ۔ یہ آزمائش **36** ہفتوں تک جاری رہی۔ تجربات کے بعد ڈاکٹر بریٹ کنگ نے بتایا کہ ہیری سیٹی نب گنج پن کے علاج میں بہت مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ دوا کی افادیت کے بعد تجربے میں شریک کے افراد میں بالوں کی افزائش بہتر ہوئی اور ایلوپیشیا مرض کا زور ٹوٹا۔ اگلے مرحلے میں اسے مزید مریضوں پر آزمایا جائے گا۔

کیاالا ئچی سے چھاتی کا سرطان ختم کیا جاسکتا ہے؟

الا ئچی کا مرکزی جزو 'کارڈیمونن' سے بریسٹ کینسر کی سخت جان کو بھی قابو میں رکھا جاسکتا ہے

فلاڈیلفیا: الائچی کا استعمال صدیوں سے مشرقی کھانوں کے علاوہ دواؤں میں بھی کیا جارہا ہے۔ اب امریکا میں ایک نئی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ الائچی کے جزو خاص سے چھاتی کا سرطان (بریسٹ کینسر) ختم کرنے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔ یہ جزو ''کارڈیمونن'' (**Cardamonin**) کہلاتا ہے جو الائچی کے علاوہ بھی کئی پودوں میں پایا جاتا ہے، البتہ الائچی میں اس کی مقدار قدرے زیادہ ہوتی ہے۔ کارڈیمونن پر یہ تحقیق فلوریڈا اے اینڈ ایم یونیورسٹی، ٹالاہاسی میں اسسٹنٹ پروفیسر پیٹریشیا مینڈونسا اور ان کے ساتھیوں نے کی ہے جس میں بالترتیب افریقی اور یورپی نسلوں سے تعلق رکھنے والی امریکی خواتین سے چھاتی کے خلیات لیے گئے تھے۔ تحقیق کے دوران کارڈیمونن کو چھاتی کے سرطان کی ایک خطرناک قسم ''ٹرپل نیگیٹو'' کے خلاف آزمایا گیا۔ چھاتی کا یہ سرطان ''پی ڈی ایل 1'' (**L1-PD**) کہلانے والے ایک جین میں ضرورت سے زیادہ سرگرمی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کارڈیمونن کے استعمال سے ٹرپل نیگیٹو بریسٹ کینسر کے پھیلاؤ میں کمی واقع ہوئی۔ البتہ، کارڈیمونن کی بدولت **L1-PD** جین کی سرگرمی صرف یورپی نسل کی خواتین ہی میں کم ہوئی، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کارڈیمونن کے اثرات مختلف نسلوں پر الگ طرح سے مرتب ہوتے ہیں۔ مذکورہ تحقیق کی تفصیلات فلاڈیلفیا میں منعقدہ ''ایکسپیریمنٹل بائیالوجی **2022**'' کانفرنس میں گزشتہ روز پیش کی گئی ہیں۔ اسی کے ساتھ پیٹریشیا مینڈونسا نے خبردار کیا ہے کہ ابھی یہ تحقیق ابتدائی مراحل میں ہے لہٰذا کینسر کے علاج میں الائچی کے استعمال کا کردار حتمی اور فیصلہ کن ہرگز نہ سمجھا جائے۔

خواتین میں اینٹی بایوٹکس کا رجحان دماغ کیلیے مضرقرار

اگرآپ **50** کے پیٹے میں ہیں تو اینٹی بایوٹکس کا استعمال دماغی اور ذہنی امراض بڑھا سکتا ہے

ہارورڈ: ایک تحقیق کے بعد بالخصوص خواتین کو خبردار کیا گیا ہے کہ اگر وہ ان کی عمر **50** کے عشرے میں ہیں اور وہ وسط عمر میں ہیں تو اینٹی بایوٹکس سے اجتناب کریں ورنہ آگے چل کر ان کی دماغی صلاحیت میں کمی ہوسکتی ہے اور وہ الزائیمر کی شکار بھی ہوسکتی ہیں۔ ہارورڈ میڈیکل اسکول اور رش میڈیکل کالج نے ایک تحقیق کے بعد کہا ہے کہ **50** کے عشرے کی عمر والی خواتین اس دوران اگر دو ماہ تک بھی اینٹی بایوٹکس کھائیں تو سات برس بعد دیگر خواتین کے مقابلے میں ان کے معیاری اکتسابی ٹیسٹ میں نمایاں کمی واقع ہوسکتی ہے۔ اس تحقیق میں ماہرین نے دیگر اہم عوامل کو بھی سامنے رکھا ہے۔ اس ضمن میں **1989** میں **25** سے **42** سال کی **116,430** خواتین نرسوں کو بھرتی کیا گیا ہے۔ تمام خواتین سے ہر سال دو سوالنامے بھروائے گئے تھے۔ ان سے غذا، نیند، ورزش، امراض اور اینٹی بایوٹکس کے استعمال پر سوالات کیے گئے تھے۔ پھر **2009** میں خواتین کی اوسط عمر **57** ہوئی تو ان سے اینٹی بایوٹکس کے استعمال پر سوالات پوچھے گئے۔ اس میں اگلے چار برس تک سات درجوں کی اینٹی بایوٹکس ادویہ کے استعمال کا پوچھا گیا۔ ان میں سے اینٹی بایوٹکس کھانے والے خواتین کو سات برس بعد اکتساب اور دماغ کے کئی معیاراتی (اسٹینڈرڈ) ٹیسٹ سے گزارہ گیا۔ ان میں شارٹ ٹرم میموری، وژول لرننگ، توجہ، پروسیسنگ اسپیڈ اور دیگر ٹیسٹ شامل تھے۔ ٹیسٹ کے وقت خواتین کی اوسط عمر **61** برس تھی۔ معلوم ہوا کہ جن خواتین نے صرف دو ماہ تک اینٹی بایوٹکس کھائی ان کے جسم کے مقابلے میں دماغ **3** سے **4** برس زیادہ بوڑھا دیکھا گیا۔ پھر یہ بھی دیکھا گیا کہ جن خواتین نے وسط عمر (مڈل ایج) میں اینٹی بایوٹکس کا زیادہ استعمال کیا ان میں الزائیمر کا خطرہ بھی بڑھا ہوا تھا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ اس میں 'معدے اور دماغ' کا گہرا تعلق ہے کیونکہ اینٹی بایوٹکس پہلے نظامِ ہاضمہ میں جرثوموں کو بدلتی ہیں جس کا آگے چل کر اثر دماغ اور ذہنی صلاحیت پر پڑتا ہے۔ اگرچہ یہ تحقیق شائع ہوچکی ہے لیکن سائنسدانوں نے اس پر مزید تحقیق پر زور دیا ہے۔

جلد کی موروثی بیماری کے علاج کے لیے پہلا جینیاتی مرہم تیار

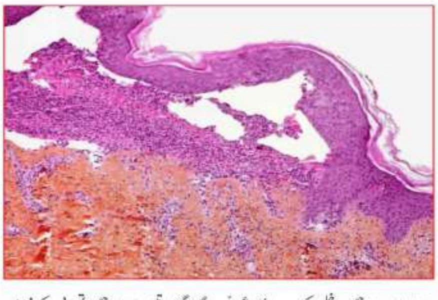

خردبینی تصویر میں ایک مریض ایپیڈرمولائسس بیلوسا کا شکار بچہ ایک کمیاب جینیاتی بیماری ہے اور انتہائی تکلیف دہ بھی ہے۔ اس حالت میں جلد کا ایک اہم جزو کولاجن بننا ختم ہوجاتا ہے۔ اس سے بدن میں چھالے پڑجات ہیں اور جلد جگہ جگہ سے شکستہ اور نازک ہوجاتی ہے۔ اب جین تھراپی مرہم سے اس کا کامیاب علاج کیا گیا ہے۔ فوٹو: بشکریہ نیوسائنٹسٹ خردبینی تصویر میں ایک مریض ایپیڈرمولائسس بیلوسا کا شکار بچہ ایک کمیاب جینیاتی بیماری ہے اور انتہائی تکلیف دہ بھی ہے۔ اس حالت میں جلد کا ایک اہم جزو کولاجن بننا ختم ہوجاتا ہے۔ اس سے بدن میں چھالے پڑجات ہیں اور جلد جگہ جگہ سے شکستہ اور نازک ہوجاتی ہے۔ اب جین تھراپی مرہم سے اس کا کامیاب علاج کیا گیا ہے واشنگٹن: ایک جل کی صورت میں دنیا کا پہلا مرہم بنایا گیا ہے جو اس سے قبل جلد کی لاعلاج قرار دی گئی جینیاتی کیفیت میں مفید ثابت ہوسکتا ہے۔ بعض افراد وقفہ وار (ریسیو) جین کی حامل ڈسٹروفک ایپیڈرمولائسس بیلوسا (ای بی) مرض کے شکار ہوتے ہیں۔ اس مرض میں پورے بدن پر آبلے پڑجاتے ہیں اور ٹھیک نہیں ہوپاتے۔ اب نئے کولاجن جین کو ایک مرہم کے ذریعے جلد پر لگا کر اس کیفیت کو ٹھیک کیا جاسکتا ہے۔ یہ ایک نایاب جینیاتی کیفیت ہے، جس کا پہلی مرتبہ جین تھراپی کے ذریعے کامیاب علاج کیا گیا ہے۔ صرف امریکہ میں ہی **8** لاکھ میں سے ایک بچہ اس نقص میں مبتلا ہوتا ہے۔ اس میں جلد نازک، اور حساس ہوجاتی ہے یہاں تک کہ وہ معمولی چوٹ سے پھٹتی اور چھالے پڑجاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے شکار افراد کے معمولاتِ زندگی بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور وہ سکون سے سو بھی نہیں پاتے۔ **22** سالہ ایک مریض نے بتایا کہ وہ اس مرض کے شکار ہیں اور پورے جسم پر زخم اور آبلے پڑجاتے ہیں جو کسی طرح ٹھیک نہیں ہوتے۔ یہ کیفیت آنکھوں کے پپوٹوں، پیٹھ اور کبھی کبھی حلق کے اندر بھی جلن ہوتی ہے جس کی وجہ سے اکثر مائع خوراک استعمال کرنا پڑتی ہے۔ یہ مریض علاج کے لیے اٹلی سے امریکا آیا ہے۔ ایسے مریضوں میں کولاجن میں سرگرم ایک **COL7A1** متاثر ہوتا ہے جس کی وجہ سے جلد کو نارمل رکھنے والے پروٹین ہی نہیں بن پاتا۔ اس کے لیے ماہرین نے ہرپز مرض کا ایک سادہ وائرس لیا اور اس میں کے او ایل سیون اے ون جین داخل کیے۔ یہ وائرس عموماً بخار کے آبلے بناتا ہے جسے ٹھنڈے چھالے بھی کہا جاتا ہے لیکن ماہرین اس کے مرض پیدا کرنے کی صلاحیت ختم کرچکے تھے۔ جب اس سے بنا جل لگایا گیا تو جین بدن میں اتر کر جسم میں سرایت کرنے لگے۔ کل **31** بچوں اور بڑوں کو یہ مرہم نما جل لگایا گیا اور سب مریض ہی ڈسٹروفک ایپیڈرمولائسس بیلوسا کے شکار تھے۔ ہر مریض کو سات روز کے وقفے سے جل لگایا گیا۔ تین ماہ بعد جین تھراپی کے نمایاں اثرات سامنے آئے۔ **71** فیصد مریضوں کے تمام زخم مکمل طور پر مندمل ہوگئے۔ اب جن لوگوں کو فرضی دوا (پلے سیبو) جل لگایا ان میں صرف **20** فیصد مریض ہی شفایاب ہوئے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ کسی مریض میں کوئی منفی ضمنی اثرات نہیں دیکھے گئے۔ ماہرین کے مطابق نئی جین تھراپی سے **95** فیصد زخم بھرے جاسکتے ہیں۔

صرف پانچ منٹ سانس کی مشق، ورزش کی صلاحیت بڑھاتی ہے

آئی ایم ایس ٹی آلے پر پانچ منٹ ادا کردہ سانس کی مشق سے ورزش کرنے کی غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے

لندن: ایک نئے مطالعے سے معلوم ہوا کہ ورزش سے قبل سانس کی عام مشقوں سے ورزش کرنے میں خاص قوت حاصل ہوتی ہے خواہ آپ بوڑھے ہوں یا درمیانی مدت ہی تعلق کیوں نہ رکھتے ہوں۔ اگرچہ ماہرین سانس کی مشقوں پر ایک عرصے سے غور کررہے ہیں لیکن اب ایک نئے مطالعے سے معلوم ہوا ہے کہ سانس کی مشقیں روزانہ کی بنیاد پر جسمانی استحالے (میٹابولزم) کو بہتر بناتی ہے اور اس سے طرزِ زندگی پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک اہم طریقہ تنفس کا وہ عمل ہے جسے 'ہائی رزسٹنس انسپائریٹری مسل اسٹرینتھ ٹریننگ (آئی ایم ایس ٹی) کا نام دیا گیا۔ یہ تکنیک **80** کے دہائی میں سانس کے مریضوں کے لیے پیش کی گئی جس کے بہت سے فوائد سامنے آئے تھے۔ اس میں ایک دستی آلے سے سانس کھینچا جاتا ہے جبکہ آلہ اس میں مزاحمت پیدا کرتا ہے اور یوں سانس کھینچنے کے لیے غیر معمولی قوت لگانی پڑتی ہے۔ اس سے ڈایافرام اور سانس لینے کے پٹھے مضبوط ہوتے ہیں۔ روایتی طور پر آئی ایم ایس ٹی کی مشق نصف گھنٹے کی جاتی ہے لیکن سائنسدانوں کیمطابق صرف پانچ منٹ مشق سے بھی بہت اچھے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اگر اس آلے سے تنفس کی مشق کا معمول بنایا جائے تو بلڈ پریشر میں کمی اور دل کو قوت بھی ملتی ہے۔ یہاں تک کہ ورزش چھوڑنے کے طویل عرصے تک اس کے مثبت نتائج برآمد ہوسکتے ہیں۔ دوسرے تجربے میں سائنسدانوں نے **50** برس سے زائد عمر کے **35** افراد کو بھرتی کیا۔ ان کے دو گروہوں کو یا تو ہائی رزسٹنس ٹریننگ گروپ میں رکھا یا پھر لو رزسٹنس گروہ میں شامل کیا گیا۔ دونوں گروپ کو روزانہ پانچ منٹ تک ورزش کرائی گئی اور یہ سلسلہ چھ ہفتوں تک جاری رکھا گیا۔ جن افراد نے ہائی رزسٹنس سانس کی مشق کی تھی جب انہیں دوڑنے والے بیلٹ (ٹریڈمل) پر بھگایا گیا تو ان کی صلاحیت دوسروں سے **12** فیصد بہتر دیکھی گئی۔ دوسری جانب آئی ایم ایس ٹی آلے سے جسم میں **18** مختلف میٹابولائٹس دیکھے گئے جو بدن کی توانائی پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس طرح آئی ایم ایس ٹی پر روزانہ پانچ منٹ کی مشق بہت مفید ثابت ہوسکتی ہیں۔ اس سے جو توانائی ملتی ہے وہ آپ کو ورزش میں قوت فراہم کرتی ہے۔

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ GENERAL
CARINGLY YOURS

Protect your Health from Everything that comes its way

Bajaj General Extra Care Plus policy along with the added benefits of Health Prime Rider ensures that you don't have to settle for less when it comes to you and your family's growing healthcare needs.

Bajaj General Extra Care Plus's Features:

- Long Term Discount
- Option to Opt for Air Ambulance
- Free health check-up

Benefits of Health Prime Rider:

- Rider for both Individual & Family Floater Basis**
- 24*7 Unlimited Tele-Consultation
- Investigations Cover

**Based on the variant opted in health plan

To Know More Contact your J & k Bank's Relationship Manager

Bajaj General Insurance Limited (Formerly known as Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd.) Bajaj Insurance House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: Extra Care Plus-BAJHLIP23069V032223,Health Prime Rider-BAJHLIA24087V022324 | web: www.bajajgeneralinsurance.com |Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144 | careforyou@bajajgeneral.com
For more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BGI-O-JK-004/18-12-2025

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj General Insurance Limited [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale.

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,